

۵۸۶
تاج طسمانی پتی

معروف ہے

سحر سامری جمیشی

مولفہ مرزا لطیف بیگ صاحبہ وطن شہر گڑھ

جناب صاحب کرام اور سنگ صاحبہ ڈی سی

راج رانا ہر مانیس مہاراج ہوانی سنگھی صاحبہ
دام شمتہ و دربار جلال پاشاں راجپوتانہ مالوہ ہزار

باہتمام
محمد مجید خان و محمد حسین خان بککان
طبع انی رتھن چھاپا

ویدیا امیری

سوانح ضیاء الملت والدین امیر عبدالرحمن خاں غازی حکمران دولت
خداداد افغانستان

سید محمد حسن بگرامی گورنمنٹ ایڈیٹر ایسے سہ نیاں سرکار نظام

یورپ سے ایشیا تک لوگ مان گئے کہ امیر عبدالرحمن خاں غازی حکمران دولت خداداد افغانستان خداداد
دنیا کے ان مہربانوں میں ہیں جن کے ذہن تمام دنیا کے دیکھنا سیکھنا کی رہنمائی دے گا۔ دور دور کی گاہوں کو جبراً کر رہی ہے
ہر انہوں نے اپنی قلم سے اپنے حالات نہایت وضاحت کے ساتھ دیکھ کر پیرایہ میں لکھے ہیں جب
ذیل مضمون سے ظاہر ہے۔ کابل میں میرا جانشین کون ہو گا۔ صنعت و حرفت پر تجارت پہنچانے کے لئے
لے گیا کیا فہم میں کس۔ افغانستان میں غیر ملکوں کی ملازمت۔ دارالعلوم پیرایہ میں جی ہندو کے لئے
کار تو میں بنائے گا تھر خانہ۔ کار تو میں بنائے گا سامان۔ دوسرے چوتھے قسم کے ہتھیار بنانے کی کیں۔
انجن۔ برائے۔ انگری ہندو کی ملائی کام۔ شراب کی پھٹیاں۔ واقعی بوٹا بنائے گا اور لوگوں کے لئے
چری تھر بنانے کا کارخانہ صاحبان اور قوم سنی بنائے گا کارخانہ۔ کارخانہ خیاطی۔ مطبع اور تعلیم۔
مختلف فنون صنعت و حرفت کے کارخانے سرکاری محکمہ۔ پٹری یا تعلیمی۔ فوج کے محکمہ۔

محکمہ سول کارکن۔ خزانہ۔ عدالت۔ دیکھائی و فوجاری۔ صنعت و حرفت عامہ۔ صنعت ہائیڈرو پاور۔
کسٹم اور اسٹیکس کے گاہروں۔ قطعات تجارت و حرفت۔ پوسٹ آفس۔ روزانہ زندگی کے بعض
تفصیلی حالات۔ باؤی کارڈ۔ اکل و شرب۔ اعیانہ و تعطیلات۔ تعلقات انگلستان و افغانستان۔

روس اور افغانستان کے درمیان حدود کا قائم ہونا۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان حدود
اور پورا افسوس کا کابل آنا۔ افغانستان کا انجام ہیم پالیسی اور اندرونی حالات۔ رعایا
اقوامی۔ خزانہ۔ مہاسے۔ غریب۔ انگلستان یہ جانتا ہے کہ افغانستان محفوظ و مضبوط ہے افغانستان
کو قومی اور دو متحد بنانے کے متعلق مشورہ و نصیحت و عملی اشاعت افغانستان کی فائدہ پالیسی اور مہاسے
سلطنتوں کے ساتھ جو پیشہ نگار تعلقات۔ خلاصہ کتاب مصنفہ دکرین خلاصہ کتاب۔ ستر نامہ ہندو و
افغانستان سر اسٹون۔ خلاصہ کتاب حالات۔ لطیف کابل ہندو نامہ استوارش۔ خلاصہ جنگ۔
برستان۔ کابل ہنر اور ملک کی سفارت اور دوسرے قریب میں کابل کی سفارت کا قائم ہونا ایشیا کی اسلامی
مناطق کے متعلق خلاصہ اعظم اور روس کی پالیسی و حکمت عملی ہندوستان پر روس کی حملہ آوری اور
افغانستان کی نسبت روس کی پالیسی۔

جو کہ مدت سے اہل ہندوستان اہل اسلام کو ان کے سوانح افضل حالات پر پڑنے کا حقوق تیار ہے اور میری
بارہ ہیکر تیار ہے اس لئے کہ اس کی سات تصویروں میں ہیں قیمت بہت کم صرف چھ مسکونی نمبر دی ہے۔
چار ہزار آئے۔ المشرع محمد ابراہیم خاں محمد بشیر الدین خاں کابل کشی ہیں اگر وہ۔

زمین شاہ محمد امین رحمہ اللہ

۷۸۶
غفور الرحیم اوس کی ہی شان ہے
وہ ہی مالک جن و انسان ہے

صفت اولیٰ مالک مومن

ویساچہ

حمد و نعت کے بعد بندہ حقیر مرزا انطیر بیگ متخلص بہ نظیر بن
مرزا اشرف بیگ صاحب قوم منسل مرحوم و معزز مشوطن شہر اگرہ محلہ جبار پورہ
بنیگ و ایرکھردی بنظیر اشرف آف انڈیا تھیں کل کہنی آف اگرہ و غلیگڑہ
شہر ایک شایقین کی خدمت میں یہ اتماس کرتا ہے کہ میں نے یہ ناول ایک
بہت ہی بڑی منسل طاسمانی سحر سامری سے لیا ہے اور اوس میں ہر
سورج پر چند سین پر مذاق زیادہ ڈال کر گانے اور ڈرامے مقفی عبارت کے
سب کو کشش اور جانفشانی کے ساتھ بنانا کے شامل کئے ہیں اور اس
ناجھ کا نام ڈراما طاسمانی شکل معروف بہ سحر سامری جمشیدی موسوم
کیا ہے اور اس نامک کا ترجمہ محکمہ خاص جناب میر کے ایک دوست
حکیم نام محمد عبد الحمید صاحب متخلص بہ زیبا ماسٹرنی الحال شہر جیل پور محلہ
اندر دیو درستہ اسلام ساکن راے بریلی اووہ کے ہیں انہوں نے
عنایت کیا ہے میری یہ سبھی ضرور من ہے کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب
میں کسی قسم کا سہو یا غلطی پائیں تو فوراً ہی بندہ کو مطلع فرمائیں تاکہ وہ نقص
رفع ہو جائے اور کتاب درست ہو جائے فقط

مقام شہر میرٹھ خیرنگر دروازہ مین
زمین نواب صاحب موزعہ ۱۲۴۱ بریلی علیہ السلام
مرزا انطیر بیگ مولفہ نامک ہذا

سختی تاناک

پارٹ

سختی	شاہ ولد ار آباد کا	سلطان سخت
طوفان فلک کی لڑکی	سلطان کا فرزند	جوان سخت
طوفان فلک کی لڑکی	افضل وزیر کا لڑکا	فرخ نغا
بتلی کی محرم ناز سہیلی	ایک ہوشیار خیر خواہ	نست عیار
ایضاً	ایک قلعه کا رئیس	تغ سباد
طوفان فلک مجرئی	ایک حکیم خدا پرست	مہرانی
ایضاً	شاہی بھونجی خاص	خرو مند
ایضاً	بڑا جادوگر گمراہ	طوفان فلک
ایضاً	چونا جادوگر	سہنو چال
ایک بھولن اچھی	شہرین خبر کر توالا	سنادوی نواز
ملکہ بتلی کی دایہ	بڑا بڑا بھڑکا	شیخ سلارو
ایک طوائف بنارس	سلطان سخت کا لڑکا	خدا یار
ایضاً	کو ترال قلعه امیر	عبد الشکور
ایک طوائف خوبصورت	چور راہ لوستے والے	پرفتن
ایضاً	ایضاً	بدزن
ایک ضعیفہ بھارتی	نئی خبر کرنے والا	جاسوس
چند لوگ وغیرہ وغیرہ	ہوشیار جادوگر	ریخ جادو
سہترین - بہترین - رئیس کوہ قراہ	بہت پلید دینے والا	کالا بہوت
ایضاً	ایضاً	نیلا
ایضاً	ایضاً	نیلا
ایضاً	ایضاً	جسٹ
سہترین - مجرئی - بلا بلی - بھڑکا وغیرہ	شہرین خبر کر توالا	
مقام - دل دار - بھڑکا - چا پو بیگ - بھڑکا - بھڑکا		

نامک طلسماتی پتلی

سروندہ

سحر ساعری جمشیدی

پہلا ایکٹ پہلا سین

محل بام - پردہ بند (۱۵)

نمبر انگریزی وزن گت - مومن زلہ سندھ - تال قوالی نمبرگی

طرز - "ہم داشت بے بادس گل تر پر"

جو ان نجات

قرآن خدا کی قدرت کے جس نے اشجار او گاہ

ہر سمت زمین کے تختوں پر رنگ رنگ کے پھول کھلا

بلبل و دل و گل سن دل مجر و گل جن دانسان نیات

سبح حق تعالیٰ جز و جلا لا شائین ولا اعلیٰ بانا

جوان بخت کے سامنا

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

محل اگلا شاہی - پردہ نمبر (۳۱)

رہسب لازم کا گہرا سٹھوئے آنا
نشتہ

خدا یار چو بدار۔ غضب خدا کا سب سر گئے ایسے فاضل ہو گئے کسی کو بھی کچھ
خبر نہ رہی کہ کون شہزادے کو اور ہٹائے گیا کچھ سخت حد
دے گیا اب ہماری جان کی خبر نہیں مارے کچھ غیظ نہیں تھا
جب تو شراب خانہ خراب کے گت گار ہی نہیں اب تم
کیون نہیں جواب دینی ہو کیا گون گون کا گر حکما لیا ہے جو چپ

رہی ہو۔
کسین خادم۔ خدا کی قسم کچھ خبر نہیں۔
خدا یار چو بدار۔ لوہے سے شہزادے کا دست آنا ہے بندہ تو گھر
ہاگھا جاتا ہے شاید بادشاہ کو بھی خبر ہو گئی ہے

خدا یار چو بدار کے ساتھ سب کو جانا فرما

نہا کا آنا کہو ہانا

نمبر (۳۲) - حصہ دوم - سیرت شہ - تالار (۱)

طرز - دنیا سے سدا رہے مجھے تم -

فرخ تھا

صد حیف کرسی تھے بہت جلد جوانی ہے میرے بہائی
 افسوس مجھے کب بیک کیسی خبر آئی ہے میرے بہائی
 کس واسطے ہم سب کو یاد داغ جوانی ہے میرے بہائی
 تھے تو محبت ابھی دو دن ناں باری ہے میرے بہائی
 شہزادے تیری یاد بہت محکوم رولا دے اور دل میں یہ آوے
 اللہ کرے دنیا سے تیری جلد رہائی ہے میرے بہائی
 کیا بپول سے رخسار تیرے تھے میرے پیارے آنکھوں کے تارے
 تھی ہاتھ سے خالق نے تیری شکل بنائی ہے میرے بہائی
 مجھے تھے کہ تار تلک ساتھ رہنے دوری نا کرین گے
 پھر آج یہ تقدیر نے ساعت کیا دکھائی ہے میرے بہائی
 اب دل سے تیری یاد مرے جاتی نہیں ہی موت آتی نہیں ہے
 کیا شاہ کی حالت سبلا اب ہو دلی ہائے ہے میرے بہائی
 پیارے تیری کس بات کو ہم یاد کریں اہ صدمہ ہوا جا شکاہ
 میں ہی تیری ہی مجھ میں ہو نکاب راہی ہے میرے بہائی
 (جلا)

پہلا امکٹ تیسرا سین

دربار سلطان نجات - پردہ نمبر (۸)

(دربار میں سب کا خدا کی حمد کرتے نظر آنا
شاہ کا بیٹے رہنا)

نمبر ۵ - انگریزی وزن - دہن سندھرا - تال انگریزی سلامی
طرز - "گادی سیونگ دی سنگ"

سب درباری

چھایا سو یہ نعم دل پر اس دم بجے اب بے حد رب
ہر گناہ سے رنجور روز و شب رنج و تعب
شاوان کیسے ہوں ایسا ہی الم اب - چھایا سو

نشہ

سلطان نجات - اچھا اسے چو بدار ابی جا فوراً ہی خرد سندھو می کو حاضر لا۔
(جانا چو بدار کا)

نمبر ۶ - غزل - دہن زلہ جنجوتی - تال پشتو

طرز - "تیرے پر سے جڑنے لگے خراشہ تیرے"۔
سلطان نجات

نین شاہزادہ کا کچھ تباہی سے کون لے گیا کر کے ڈھنڈ
 ہو کیا غضب ہو کیا غضب ہو کیا غضب ہو کیا غضب - نین
 ہو اشب کو گم سے سرسرا کوئی سوتا ہی او سے لے گیا
 وہ لے گا کب وہ لے گا کب وہ لے گا کب وہ لے گا کب - نین
 جو بخومی ہے او سے لاد تم پتہ جلد او سکا لگا و تم
 مین ہون جان بلب مین ہون جان بلب مین ہون جان بلب - نین
 (جو بار کا بخومی کو لانا)

منشہ مقفرا

چو بدار خدایار - شنشادہ کا مرتبہ بلند ہو یہ بخومی حاضر خدمت ہے ذرا آپ

خورد سندر ہون - فرخ لقا

مضطرب نہ اسقدر ہو شہا کیجے نہ غم غم دور ہو گا چاہئے السد کا کرم
 خیات دیو بہت کا سطلق نین الم ڈھونڈیے شاہزادے کو زمرہ اگر بین
 افضل کا ہون سپر مجھے آہ اس کا غم نین
 خالق کا فضل میری حمایت کو کرم نین
 خرد مند - مجھے ہو حکم جو وہ حال دیکھوں سچکے لقا
 رہو نہ آپ اس غم مین خدا آسلن کر دیگا

سلطان بخت

بخومی کیا کہیہ - کس طرح کے رنج شستہ مین
 ذرا تم رمل سے دیکھنا دھار کر کے گیات کون
 ہو اشہزادہ غائب رات کو یہ حال شستہ مین
 اس سے غم مین آہوں پہر آفت مین رشتہ مین
 (بخومی کا پہاٹنہ ہنیکہ حال تانا)

خردمند
 سنئے اسے شاہ میرے پانوں سے یہ حال کھلا
 یان سے نزدیک ہے واقع ہے طلسم ایک بڑا
 جادوگر ایک ہی طوفان فلک نام اس کا
 شہزادہ کو دھجی کے گنا ہے یان سے ادھما
 لیکن ایک ارٹھی ہے ادھکی مد جو رشید بنگار
 شہزادہ پہ سو جان سے اپنے سے تیار
 قید میں ہو کر ہے شہزادہ پر آرام سے ہے
 قید خانہ میں ہی اپنے وہ کسی کام سے ہے
 ادھ کو منظور رہائی اگر اس دام سے ہے
 اور مطلب جو بہتین مذہب اسلام سے ہے
 پسر افضل کو ہی بھیج کہ بہ فضل داد
 فتح حاصل کرے و کھلا کے وہ اپنے جوہر

نمبک۔ بھمری۔ دہن کا نٹرا۔ تال پنجابی ٹیکہ

طرز۔ ماحولی بھری شام آئی دور۔

فرخ لقا

جاؤں جو اجارت ہو حضور۔ جاؤں دشمن سے کروں بیکار
 سحر سے ہوں گو کہ میں مجبور۔ پاس مرے لیکن ہے عیار
 اسلام پہ قربان میری جان
 مری جان بچے کہیں کروں نانا دانی مرے ہی میرانی کہیں دانا
 دیکھ کر رضا ہو کر کروں میں دعا مجھے دل سے تم اپنے بلانا کا۔ جاؤں

شہ

سلطان نجات - چلو رخصت جاو چان پتہ تم پاو او سے دہونڈ کے
یان تم لاؤ۔

درباری - اجی دیر نہ لگاؤ خیر فانی سے پہراؤ کہین آپ نہ گہراؤ کہین کرو نہ
قیام بنے تاکہ نہ وہ کام بغیر لے نہ آتا نالی مقام
فرخ تھا۔ لوب آخری سلام میرا سولہ کلام رکھو یاد صبح و شام لویہ جاتا
ستہ غلام۔

(فرخ تھا کا فتنہ عیار کو لے کر جانا)
خدا یار - حضور آپ کو ادا اپنے مرشد - محبوب پیا کو یاد فرما سے غم منہن کھائے

نمیشہ غزل - دہن بہیروین - تال قوالی

غزل - "وداؤ کا تہ کوئی"۔

سلطان نجات

شدیرین و ناتوپہ دارون جیا محبوب پیا محبوب پیا
مین سے نور سے کارن جوگ لیا محبوب پیا محبوب پیا
تیری دہم ہے شہرین حد سے سوا ہو کہ چہ گلی مین سے چہ چاہترا
سے ہلی سزاگ سمت تیری ضیا محبوب پیا محبوب پیا - تیرین
تم مرشد عامل کامل ہو کر وصل کوئی سخت بھی شکل ہو
نہیں ہی کے یہ اعلیٰ رتبہ دیا محبوب پیا محبوب پیا - شدیرین
تم پہلے سے چہ جی کے اسے کرو نیت دین ہم یکسوں کے کہو آپ میں

تنتے مئے وحدت کا ہے جام پیا محبوب پیا محبوب پیا
یہ نظیر کی عرصہ ہے شہ خوش خور ہے دل سرور کرد
تورے فیض کی جاری رہے ندیا محبوب پیا محبوب پیا

پہلا ایکٹ - چوتھا سین

راستہ تنگل - پردہ نمبر ۲

فتح قافہ عیار کا آنا

نمبر ۹۔ انگریزی وزن - دہن زلہ جنوئی تال کمر و

طرز - "مین چپل آفت ہون -"

فتہ عیار

مین جہا پرزہ ہون سب سے ہزارنگی ہزارنگی مین بیٹا اس کا ہون جیسا دنیا

مین مین فرامی

ہزار بیٹا ہون ہزار دانا ہون واہ واہ مین سب سے سیانا ہون مین تاکون

جے وہ چوئے کسان

جھٹ گانٹھون ارے پھر پانٹھون اُسے

انتر منتر منتر منتر ساری میری باہن

واہ واہ واہ ————— مین

منہ مقفلا

فرخ تھا۔ اسے تو اتنی شغی کھون ہانکنا ہے جو گرجا ہے وہ کہیں برتا ہی
چہرہ۔

فتنہ عیار۔ اچی جناب انجاء ہی علیہ السلام ہی عجیب ہیں وہ جادوگر تو
کیا بہترین ہے اگر ان کے گرد سے غریبی ہی آئین تو میرے
سامنے سر جھکا ہن اسے کمرے عیاری کر دین کہ ایک منے
میں دم ناک میں کر دین اب سے علیحدہ علیحدہ سراغ لگاؤ لگا
اور وقت پر آپ کی مدد کو پہنچ جاؤنگا۔

فرخ تھا۔ ارے کھفت ایک سے دوا چہرہ ہوتے ہیں۔
فتنہ عیار۔ نہیں جناب آکیلا ہی خندہ پیدا ہوا ہے اور آکیلا بندہ اب
خدا کے بیان جائے گا سنا کر دے۔

(فرخ تھا کا جانا فتنہ عیار کا خوشی سنانا)

منہ مقفلا۔ دہن۔ زلہ کلیان۔ مال وادرا

طرز۔ ۱۱ تازہ تازہ نو بہ نو

فتنہ عیار

فتنہ عیار سے میرا نام دونوں جگہ جہان میں
غصہ و جھوٹ کر پیر کرنا نہیں ہون دہیان میں — فتنہ
کوئی فرہی سامنے میرے کمر تا ہی نہیں
اسی وجہ سے سحر بھی کا قبیلہ ہے ہر آن میں۔ فتنہ
مکبہ خدا کے حکم سے آٹا ہر دسا ہے ضرور

لاؤ گنا شہزادہ کو مین کر کے رہا اک آن مین - فتنہ
(جانا)

پہلا ایکٹ - پانچواں سین

جیل خانہ - پردہ نمبر (۱)

(جہان سخت کا قید میں جہان نظر آنا)

منیبہ - غزل - دہن سندہ ہیروین - تال دادرا

طرز - ۱۱ گلی عذر تو آسوختہ نازک بنی را -

جوان سخت

خان نے جو حضرت کو بلا یا شب میرا
بھاکر براق ایک رسول عربی کو
چرچا تھا ملا ایک کی زبانوں پر یہ ہر دم
اوس نور تجلی کی جبین دیکھ کے فوراً
پڑ پڑتے تھے درد و غم پر شب حورو ملاک
چھائی پر محمد کی ضیا غم کی آہ پر
کیا دل گیا قسمت سے نظیر ہو جوان میں
بر آتی ہے امت کی نمنائش میرا
دیکھیں گے جمال شہ بطحا شب میرا
آتا ہے خداداد کا پیارا شب میرا
خجالت سے فرہ گھیا تارا شب میرا
غل پر گیا تاصل علی اکبر شب میرا
زیاست میں آؤ کا نقشہ شب میرا
امت کی شفاعت کو دیا شب میرا

(طوفانِ فلک کا آنا جو ان نجات کو سنانا)

منشہ مقفہ

طوفانِ فلک - اے شہزادے جو ان نجات تجھ پر مگر ہم آنا لیکن افسوس تو
مفت میں اپنے ہاتھوں اپنی جان گنوا نا ہے کہیں سامری
جمشید کی قدرت دیکھی میرا جاہ و جلال میری عظمت دیکھی
تجھ کو ایک بل میں شاہِ سلطانِ نجات سے محلِ بیان اڑا لایا
اور قید خانہ میں ڈال کر زندہ در گور بنایا اب کہاں سے تیرا
نادیدہ خدا بیان تیری مدد کے لئے نہیں آنا اب تیری
رہائی تو محال ہے یہاں کون بشر آسکے تو کیا محال ہے
میرا ظلم ظلم سامری ہے نادیدہ خدا کے پرستاروں
کی قدرت سے بری ہے اب مان جا سامری اور جمشید کو
سمجھ کر ایمان کو درست کر کے ہو بنے ڈر۔

جوانِ نجات

کتا ہے بستی کو ایمان پر قوف - اے بد صفات تو تو ہے نا مان پر قوف
مرا خدا بیان ہی کر گیا مدد میری اس قید میں بھی مصلحتِ خالق ہی ہے کون
طوفانِ فلک - خیر تو اگر نہیں مانتا نہ مان کر اب ضرور ہو کہ یوں تیری جان
میں تجھ کو تین دن سوچنے کی سلت دیتا ہوں اگر اس عرصہ
میں ہی نہ آنا تو دیکھ کیسی دولت دیتا ہوں
طوفانِ فلک - کو جانا جو ان نجات کا دعا

خدا سے کہنا۔

منشیہ مرغول - دھن کلیان مایں - تال پستو

طرز - " جلوہ جہان سے روشن - "

جوان نجات

یا الہی کس طرح ہو بچن دھڑکے پاس
تا اگر نہ ہو میرا جائے گلزارِ جنت کے پاس
اسے ملک اللہ مجھ کو اذہا کے گرد گار

سند سے ہو بچا دے جلدی دین کی دولت کے پاس

تو ہی اسے باد صبا میری خدا کے واسطے
ابو بکرؓ بچا دے بنیادیں چاند سی صورت کے پاس

وہ مسیحائے زمان سے مذہب اسلام کا
بر رخصت کی ہے دوا اس صاحبِ صحت کے پاس

کشتی اُمت کے آپ ہی ناضرا ہوا ہے ریسول
اس تباہی سے نکالو گے جلو رحمت کے پاس

روزِ محشر بچھوانے کا وسیلہ ہو تمہیں
کہ نہ اذریہ ہے ایسا آپ کی اُمت کے پاس

عرشِ پیدلِ اعلیٰ کی دہم ہے ہر سو نظیر
شاد ہوا آتے تھے حضرت کا تبِ قیمت کے پاس

(جو رشید نگار کامہ سیلیون کے آنا

آپس میں بتلانا)

منشہ مقفہ

خبرِ شہیدِ نگار - بے والد نے کس شہزادے کو قید کیا ہے کہ جس کے
کلام نے اور حسن و جمال نے میرا دل موہ لیا سو میں خود ہی

پتیاں ہو کر بیان اسے دیکھنے کو آئی ہیں مگر ان ہوں کیسے بات
 کروں اب تاب نہیں ہوتی ہے جاتی ہوں اور کسی مہر سے مار
 دل سناں ہوں دیکھوں کیا جواب پائی ہوں۔
 جوان نجات - آہا یہ کون سے ملک کی شہزادی ہے بیان کہیں آئی ہے
 خدا نے کیا بولی صورت بنائی ہے۔

نمبہ - غزل - مہین زلہ کافی - تال قوالی
 غزل - دل چیں لیا تو نے۔

خیر شید نگار

دل مرا لے لیا ہے اس آن مجھ تھنے کے رکھنا نہ کسی کا خالق کی قسم تھنے سے
 کیا کیا تھنے دے صد بات رنج و الم تھنے سے
 کس باقی بیدار سے کیے ہیں تم تھنے سے
 انداز اداؤں سے چہڑوں سے نگاہوں سے
 بے جرم و خطا کئے سر لا کون فلم تھنے سے
 باغوں میں خوشی ہو گئے اون گروں کے ہمراہ
 اس بیل دل کو دے غم ہو کے ہم تھنے سے
 عزت گئی میری ہوئی برباد جوانی بھی
 اس عشق کے کوچہ میں کیا غار صنم تھنے سے
 بے جان ہوئے سنکڑوں دل عاشقوں کے دم میں
 کہیں بھی نگاہ ناز سے جو تیغ دو دم تھنے سے
 اوس باقی بیدار کو کہیں مفت نظیر اپنا
 دکھ درد سنا کر کے سب کو یا بہر م تھنے سے

نمبر ۱۲۔ دین جو گیا اسوری - تال پشتو

حرز۔ رگل چین بیا میرا اذایا،

جوان نخت

عاشق ہیں جو رکے نہ شب انتظار کے شوق ہیں ازل سے نزع درد سے یار کے
 رنجی ہزار ہونگے تھارسی نگاہ سے دکھلا تو سنی ذرا جو بن اد بہار کے
 ڈر سے نہ پسندے مرزع دل اس دام بلبلین سلجھا نامیری جان ذرا گیسو سوار کے
 دور خزان کا وقت گیا شلو ہون عزلیب دل آئے باغ عیش میں فصل بہار کے
 دیدار یار کافی ہے تھو جہان میں خواہاں ہیں وصل کے نہ پری روزگار کے

ابیات تحت اللفظ

خورشید بکار

دل بتلائے صورت خود کا نام ہو گیا بیٹے بڑے عشق ما دل آرام ہو گیا
 زلفون کا جال میرے لئے دام ہو گیا میں کیا کون جو تھو اسے گھٹام ہو گیا

جوان نخت

نہ کسی کے زلف سے کام ہے نہ کسی کے گیسوئے دام ہے

مجھے تو فراغ دام ہے ہمیں شکر حق صبح و شام ہے

کیون بتلا اب آپ کا دل آرام ہو گیا

کیا خط تھو کیا اب اسے گھٹام ہو گیا

چوکر اپر زلف صیاد میں سپرین آزاد ہو کے بندہ یدام ہو گیا

منبر ہار۔ کھٹا۔ دھن زلہ جینجی۔ تال دادرا

طرز۔ "والی کھریا نا پائی۔"

خوشیہ نگار

کہو لو سنجریا تبا و سندر یا مین واری مین واری جاون جان جان
رہتے کمان ہوا سے والا حشم آپ سکو تباؤ کیون ہو چشم تم آپ کو حشر ضرر نہیں ہے

ادھر ہر مکر سے گاہے ہی سچان
غخواریان دلدار یان ہون ہر بار جان نثار۔ کہو لو
کون خطا کی آپ نے جسیر قید ہو سے دلدار
سپنگے کیون تم مفت میں خود ہی اسے عالی وقار۔ کہو لو
تھے شہزادہ آپ تو کیون ہو گئے ناچار
صاف حال آپ ہے کہدین ہم ہین تالبدار۔ کہو لو

منبر ۱۶۔ پیر۔ دھن مانڈ۔ تال دادرا

طرز۔ "سیراجون بتیا جائے۔"

جوان نجت

بہلا کیا میں غسانہ اپنا اسے جانان سنجے کروں اب بیان
سلطان نجت کا ہون پسر دین مرا اسلام۔ لایا بیان پہ محل سے یہ جادوگر ناکام
کروں کیا اب بہانہ جس سے روانہ ہو جاؤں اس آن۔ بہلا کیا
کتا ہے خناس کو تو سجدہ کر انسان۔ اس یا عث سے قید میں ڈالا ہے
اسے جلن۔ مجھے روز ستا نا آئیں دکھاتا بائیں بناتا ہے وہ بے ایمان۔ بہلا کیا

مدرس - تحت اللفظ

خوشیدنگار

اے شانزادے باپ میرا بدشمار ہے وہ سامری کے دین پہ دل سے تیار ہے
 مین آجکا جو ہے وہ اد سے ناگوار ہے لیکن یہ لونڈی آپ پہ دل سے بہار ہے
 جو حکم مجھ کو دیکھے وہ لاؤن مین سجھا
 جس کے تو بیان سے ہے چلن جادو مین اڑا

جوان نجات

شہزادی اس طرح مجھے جانے میں لڑے گو قید غم مین رہی مجھے بیشمار ہے
 لیکن یہ سب خشیت پروردگار ہے جب اوسکا حکم ہوگا تو بڑا ہی پار ہے
 ایمان لاؤ چوڑ دو جادو اسے دل لڑا
 پھر دیکھو کیا دکھاتا ہے تم کو اب خدا

خوشیدنگار - اے دلیر شہزادہ داد رے تیری ہمت پر بخیرہ ہما گئے
 سے نصرت مجھ کو ایمان لائے مین کوئی غم نہیں لیکن اسے
 او جہن ابھی کوئی موقع نہیں میرا باپ بدی کرے کہین
 اس وقت کلمہ پڑھوں گی تو جادو نہ کر سکو نگلی ناز فاش ہو جائیگا
 کوئی نیا فنور پیدا ہو جائیگا -

جوان نجات - اچھا پیاری اب جاؤ ایسا نہ کہ تمہارا باپ آجائے تو ادھی
 غضب ہو جائے -

تو ہن ہی تمہاری الفت ہے
 تنگو گرہ سے کچھ محبت ہے
 (خوشیدنگار کا جانا سو سیلیوں کے)

جوان بخت کا نکتہ رہیانا

منبت لہر - شمری جوہن کافی - تال پنجابی ٹھیک

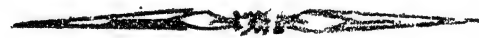
طرز - مارے ہاں رے ناہن پڑت جینا۔

جوان بخت

ستوارے کا ہے کو دیکھے نینان ہی اب جیا لک - اتی تن من سُدہ نین
کاسے کہون دیکھ صورت ہوئی پریت مور اسناد اہی کو چاہے - ستوارے
رہی سُدہ بکدہ دیکھ چپ سو ہے ناہن تن من کی ہے سو ہے مدہ تارے
چین پاوے نین سوراجی ادن بن گل نا پڑے جو نظیرتہ واکو جا کے
لاوے - ستوارے



پہلا ایکٹ - چٹاسین



جنگل پر خطر - پردہ نمبر (۵)



فستہ عیار کا نام اور اپنی تباہی میں کرتا

نقشہ

فستہ عیار - نین معلوم کہ اپنے گھر سے کس وقت کنٹا تاجہ ایک ہے

ہی ہر نا آیانہ کسی جادوگر سے ملاقات ہوئی نہ دور کوئی بات
 ہوئی جس سے شہزادہ کا تہہ کچھ ملتا جو خلیجہ دل کھلتا ہمارے
 آقا فخر نقاشی دہن سے فر فر چلے جاتے تو ششم اودن کو کا
 یاد آئے ہو گئے نہ کچھ خرچ دیا نہ روپیہ نہ پیسہ دادا جان دین کہ
 بغیر غم نہ کچھ پتہ ہی نہ تباہین راستہ ہی نہ دیکھا میں فرغ خواہ الگ
 ناک میں دم گئے رہتے ہیں کچھ نہ پوچھتے ہم بے روپیہ لے
 کیجئے تنگ رہتے ہیں آنورہ دودا آدمی کوئی آر سے ہیں
 خدا کرے کہ وہ جادوگر تو ان سے سی کچھ حاصل حصول ہو
 میں ہی بیان سوتا ہوں دیکھوں وہ کیا کرتے ہیں۔

(ہر فن ہر فن دو چہرہ دن کا مل اسباب
 لافٹہ حیلہ کا سونا)

نمبشہر - دادرا - دہن سلزنگ زلہ - مال نکٹا

طرز - آدھائی کیلین کو دین -

دونوں چہرہ

جلو یار بائین پوشین جلوی اس کام سے چوٹین - جلو یار
 پیفن - کیسی ہوئی براگاہالی -
 ہڈن - رت پیچھے براگاہالی -

نشہ

دونوں چہرہ - چوٹا چہرہ بڑا - کٹر آگ - جلو یار - آہستہ آہستہ سے کٹا
 نشہ حیلہ - آدھائی تو چہرہ میں بڑے شہزادہ ہیں اب دم بچو ہو جاؤں تاکہ اپنا

جگر ادا کیہ پاؤں۔

پیر فن۔ ارے بار بہ تو کوئی سا فر معلوم ہوتا ہے۔

بدزن۔ گر مال اسباب کچھ نہیں ہے جب ہی کلام سے سوتا ہے۔

فتنہ عیار۔ ارے بہائی کوئی مجھ سے سا فر پر رحم فرما ورنہ سا پانی کھلی پلاؤ۔

پیر فن۔ بہائی تم کون ہو کمان سے آئے ہو کمان جاؤ گے۔

فتنہ عیار۔ ہمارا نام اور بن جو شک ہے اہم سوداگر بچے ہیں قول کے

بچے ہیں۔

بدزن۔ سوداگر تو ہو گر مال اسباب کچھ ہی نہیں ہے یہ کیا بات۔

فتنہ عیار۔ بات یہ ہے کہ مال تو بہت ہے مگر اسباب البتہ نہیں ہے ہم۔

سخت اللفظ سا فر بن بندہ پرورد ہیں اسباب بخیر الایہ پرورد

لاؤ کہ کمان سے جانا اسلئے جاہرات خزانہ کرتے ہیں مگر میں

لگا لئے ہیں۔

پیر فن۔ اچھا میں پانی لا کر ابی بلانا ہوں (خود سے) بانی میں نہ ہر ملا کر اسکو

بلا کر سب جاہرات چین لگئے۔

فتنہ عیار۔ کیوں بہائی یہ مال کمان سے پھر کے لائے ہو معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارا نہیں ہے (خود سے) یہ مال میان ہمارا ہونا چاہیے

بدزن۔ ارے ہم کیا کوئی چور ہیں جو چندن مار چرانے آئے ہیں۔

فتنہ ساز۔ دیکھ ہاں ایک نعل شب پر آغ کس مزے کا ہے (کمر سے ایک چوبیہ

نکال کر کے دنیا)

بدزن۔ ارے اس میں تو نعل ہے نہ ہلا ہے کچھ خاک سی رکھی ہوئی ہے۔

فتنہ عیار۔ ارے احمق ذرا خاک کو ہٹا کر اور اکسین کو مل کر ملاحظہ فرما

(چور کا بیوش تھانا)

اب یہ مال اسباب خوب داخل رحیل ہوتا ہے اور بندہ کلیم

اور کھڑا غائب دے کیا دلگی ہوتی ہے۔

(فتنہ عیار کا ال اسباب لیکر غائب ہونا اور
اسے بین پر فن کا پانی لگا کر اس میں زہر ملانا)
اور غائب ہمارے اردو اس لئے کی فکر میں ہیں یہ نہیں سمجھتے چچا
بنا کر چھوڑ دیں گا۔

پر فن۔ ارے بدزن تو سو رہا ہے وہ اور فن چوٹک کہاں گیا۔
فتنہ عیار۔ ارے اور فن چوٹک تو آیا مگر حکو بین دیکھے گا (بدزن کا اوٹھنا)
بدزن۔ ارے بھائی مجھے نہیں معلوم کہ وہ اور فن چوٹک کہاں چلا گیا میں تو
ایک ڈبیا سے لعل شب پیراغ نکال رہا تھا لو غش کا گیا وہ مافر
اور فن چوٹک یہاں کہیں ہوگا۔ (چارہ نظر ڈھونڈ رہا)
پر فن۔ آہ اب مجھے تیری نظرت ساری معلوم ہوئی اور سب حقیقت کھل گئی کہ
تو اس سے ملکر سب جو امرا ت اپنے قبضہ میں لایا اور چوری
کھا لی ہے سب تو نے اور لایا۔

بدزن۔ او بدھواس میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا (فتنہ عیار کا ایک کو چپت دوسرے
کو جوتا مارنا)

پر فن۔ کیوں حرام نہادے اب جو تارے لگا۔
بدزن۔ ابے تو نے تو خود چپت ماری ہے میں نے جو تار کیا مارا تو نہ باکل پاگل
ہو گیا ہے۔

پر فن۔ کیوں حرام نہادے اب جو تار نے لگا۔
بدزن۔ ابے تو نے تو خود چپت ماری ہے میں نے جو تار کیا مارا تو نہ باکل
پاگل ہو گیا ہے۔

پر فن۔ ارے میں نے بڑا خاصہ جمایا۔
بدزن۔ ارے بھائی یہاں کوئی غلط بیانی ہی ہے۔

پرفتن - بنین بے تو نے ہی جگہ مارا ہے یہ کیا نادانی ہے -
 بدزن - بنین بھائی میں نے ہرگز بنین مارا -
 پرفتن - بد معاش پاجی کچے بے ایمان دغا باز -
 بدزن - حرام زادے الوفتہ ساز! دو دن آپس میں لڑنا فتنہ عیار کا بوتے لڑنا آ
 ارے بیان کوئی ضرر کوئی بہت یا بلا ہے بھاگو بھاگو سامان
 اسباب کو چھوڑو - لہر چلتے دھڑلہ بڑھتا ہے
 پرفتن - ماہا بھائی بھاگو بھاگو کہیں اوڑن چھوٹکے گئے گا تو بدلہ لینگے
 (دو دن کا بھاگ جانا فتنہ عیار کا ہنسنے ہوئے
 آنا)
 فتنہ عیار - آج تو تقدیر نے اچا مال دلایا اور تماشہ ہی خوب دیکھنے میں آیا لو اب
 بندہ اوڑن چھوٹک گیا ہے -

پہلا ایکٹ - ساتواں سین

بلغ تیغ بہادر - پردہ نمبر (۶)

(تیغ بہادر کا نگین نظر آنا)

نمبر ۱۹ - ترانہ دھن جو پوری ٹوری - مال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ۱۱ جرم چنانہ نہ بھرا ہے - ۱۱

تیغ بہادر

پران تن سچان ان دین دین دنا دارین تو بہ ہم اسے یاد می - پران
تو را نام جیسے سے یاد تو رہی رہنے سے تو دوسے ہر اک جیا کو آد ہار - پران
پرست کو رانی شاہ کو گدائی چن مین کرے تو اسے کرتار - پران
نندن پل چن ہو کے اب پرسن تو ہے جسے نظر ہر بار - پران
(فرخ لقا کا داخل ہونا)

نشد

فرخ لقا - اسے برادر یہ کیا سہ کر ہے ان چڑیوں کو تہا سی کس نے مارا ہے
اگر تہا سے کسی غم کے لیے ایسا جیسا ہے تو تم ہی سپاہی وضع
ہو مجبور کیوں ہو کچھ تو کیو -

تیغ بہادر - مگر حضور کا کیا نام ہے اور یہاں آنے کا کیا کام ہے -
فرخ لقا - میں بندہ پروردگار ہوں فرخ لقا میرا نام ہے اور افضل کا فرزند
ہوں تم کون ہو -

تیغ بہادر - حضور سے عرض کرنے میں لطف دل گیا میں نے کہا کہ آپ ہیں
برگزیدہ خدا آپ نے اور آپ کے بزرگوں نے بندگان
خدا کی مشکلیں حل کی ہیں آپ ایسے ویسے شخص نہیں ہیں
اگر اس باغ کا حال تباہی تو میں دامرہ اسلام میں آؤں
فرخ لقا - تو آپ اپنا حال تباہی نہ بہر تن چہ تیل اوں -

تیغ بہادر - اسے شہر بار اس فقیر کا نام ہے تیغ بہادر ہے یہاں سے پانچ
چھ کوس براہ قلعہ ہے اس کا یہ خاکسار حکمران ہے
میں یہاں شکوہ کیلئے کو آتا رہتا ہوں کہ پراس سے

بارغ تک آیا اس جگہ تک آکر سات سیر بیان دیکھیں خدا جانے
 یہ کس طرح بنی تھیں تیسرے ایک ایک رفیق بہ ستم خصال جلال
 نے کہا کہ اندر جا کر پانی لاد میں سب کی تشنگی بجائیں ایک جوان
 سیر ہون کو طے کر کے سر دیوار ہو بجا بارغ سے کسی باغی نے
 تیر مارا سینے پر اس جوان پر چڑا وہ بیجان ہو کر زمین پر گر اسی
 طرح سے چالیس ساتھی بیمار سے مارے گئے اور اب کسی
 کا حوصلہ نہیں پڑتا کہ وہاں جائے کسی ڈھب سے کچھ بتا
 لگائے ۔

فرخ تھا ۔ اے بہائی صبر کر اس میں کچھ چالاک معلوم ہوتی ہے شاید جادو کی
 فتنہ داری معلوم ہوتی ہے امیوس میرا رفیق فتنہ عیار ساتھ نہ
 پرادہ عیار ہی کر کے کچھ بتا لگا کر یا خیر اب ہم ہی اپنے دادا جان
 خواجہ خضر کو یاد کرتے ہیں وہ کچھ راکر بنائیں گے سارا پتہ
 لگائیں گے ۔

منبت غزل - دہن جہنجوئی - تال قوالی

طرز :- "شان خدا ہے بیشک شان آواخواجہ"۔

فرخ تھا

دل ہے تلو خواجہ جان ہے فدائے خواجہ
 تن من میں پس رہی ہے میرے ثنائے خواجہ
 حکم خدا سے مجھے مڑے چلائے دم میں
 شہر پہر نہ کیوں ہو ہر محفل ہے خواجہ
 سلطان و شاہ کیا ہے ہر جن ہر گدا ہے

خانی بھی خود فراموش ہے وہ سے ادا ہے خواہ
 وہ پر چکا کے سر کو جو کچھ بھی لگا جس سے
 فوراً او سے دلا یا یہ ہے دعا سے خواہ
 لیٹا ہے جگے در پر لعل و زرد . . . جواہر
 ہوتے ہیں روز بروز صید ہاگدا کے خواہ
 یہ دلی آرزو ہے انجیر چلے . . . بسے
 جزا ت جا کے دیکھیں دولت سرا کے خواہ
 عکین نظر کیوں ہے جو تیری آرزو . . . ہے
 خالق کے عرض کر کے پوری کر اے خواہ

منشہ مقفہ

خواجہ عترتمزدہ عیار ہو۔ تراشندہ افس نکار۔ درندہ جاگیر و
 طرار ہو جاگیر عالم کے عیار ہو اسے ناداجان مرد بچے اس
 بانع کا حال تباد بچے تو سو روپیہ کی شیرینی نظر کروں اسے
 خواجہ خواجہ خضر جلدی سے بچے تیری خبر
 (ایک رقمہ نظر آنا او سکھ پر نہا)

اسے راگیر پر نشان نہو نا جو میں لکھتا ہوں اس پر عمل کرنا
 یہ سیریاں میرے خیال میں بانی عجائب و غرائب نے بطور
 ترتیب بنائی ہیں کہیں بے سمجھے ہو جسے لگ غبت جاہلین
 گوانتے ہیں اہل تدبیر یہ ہے کہ ایک پر قدم رکھو اور چہ گو
 پہا ند جاؤ تو کرنا ممکن ہو گا اسے شخص یہی راہ عالم
 رحیم سامری ہے پھر اس میں جا کر کچھ تو تکلیف سے پھر
 آخر کر راحت ہوئی ہے مگر ہمارا اندر کا دوسرہ ہر وقت آمناست

رکنا جہوقت ہم چاہنگے فوراً لے لینگے۔ (تیغ بہادر سے)
 لوصاحب اب ہم جاسکے ہیں اگر خدائے چاہا تو طلسم کو توڑ کر
 پھر آسکے ہیں۔

تیغ بہادر :- اے عالی جاہ آپ اس میں نہ جاتے ہیں اپنے استفسار
 سے درگزر آپ اس ارادے سے باز آئے۔

فرخ لقا :- نہیں خباب اس میں جانا ہمارا ضرور ہے اب اگر کنا ہمارا فرست
 تے دور ہے۔

ہم جا کے دیکھیں مار ہے یا سمین نور ہے۔ آئیگے ہر چو قتل خولے غیر ہے

ہم جا کے دیکھیں بیٹا تم اپنے مکان میں

ہم پر ملین گے باقی اگر ہیں جان ۔ من

تیغ بہادر :- خیر حضور اختیار ہے اب منہ نہ ناچار ہے اگر اجازت ہو تو میں

بھی چلون اور جو مجھے ہو سکے میں ہی گردن ۔ تم سمجھنا کہ طلسم

فرخ لقا :- نہیں تم نہیں رہو جب یہ باغ نیست و نابود ہو تو تم سمجھنا کہ طلسم

خود پھر آکر ملنا نام۔

(فرخ لقا کا ایک زینہ پر قدم رکھ کے چہ

کو پہان کر بر سر دیوار آنا اور باغ میں

کہو دڑنا تصور میں تراشے کی آواز

کے ساتھ آگ لگ جانا مریخ جادوگر کا

برآمد ہونا)

مریخ

شکوہ اے شخص یہاں آنا تو زمنار نہ تھا

بے ادب ایسا کیجئے کرنا منرا دار نہ تھا

شجک کو قصیر جلانا اسے خطاوار نہ تھا
 تو طلسمات سے افسوس خبردار نہ تھا
 باغ طوفان میں تیرا یاسیان پر اسدم
 سے چلن فیدہ سچے کر کے حضیر حاکم
 (دونوں کا جانا)

پہلا ایکٹ - آئینہ ان سین

راستی - پروردگار (۲)

(فتنہ عیار کا گہرے ہوئے آنا)

منبسط - پد - دهن زلہ - تال چا چر

طرز۔ ”کس کو اپنی سبت ہم شایین۔“

فقد عمار

کھلی کھلی کھلی ارے جان میری ہے نصیب تک پہنچی آج میری = کھلی

خوبتر! ڈیڑھ منٹ! جہان میں تے سارا۔ جاؤں جاؤں کہاں اب خدا را

نہ جادو سے رستہ ہمارا
سے خدا اب مدد محکوم تیری۔ گمنامی جان

نشدہ مقصد

فتنہ عیار۔ ہائے غضب و ہائے غضب عقل گم ہے ہائے ستم کوئی
 ترکیب سخن بن آئی کوئی عقل بین بات بین آئی ادھر ادھر
 ہر جہان ساری ایک ایک گلی جان ماری ہائے باپ
 کرنے اب کیا کون کیاں سے راستہ پیدا کر دن بین
 ساری عیاری سکاری اب بھول گیا ہر تے ہر تے ہاتھ پاؤں
 بھول گئے آستہ جالی بیکہ بیکہ دم نہ ہی کوئی ظلم کا راستہ جاننے
 ہو تو تباہ و کون کیا نہ تباہ گئے ہم ہر مرتبہ آتے ہیں تو ٹھکانے
 ہیں جب تک ہمارے دن اچھے تھے تو تم کمال کے تھے
 تھے اب جب ہم پر مصیبت آئی تو ہم بلبلا تے ہیں گر گر داتے
 ہیں اور آپ لوگ بیٹے نہیں رہے ہیں راستہ بین تباہ
 ہیں اچھا ایک مرتبہ ہم ہر گھسی آئیے تو دو گھین کہ تم لوگ
 کیسے سنو گے سبائی صاحب بولو اب ہم جاتے ہیں اور
 کوئی دوسری نذر پیر نہ تے ہیں ظلم کا پتہ لگاتے ہیں۔

منبر ۲۲۔ پدر۔ دہن سارنگ۔ تال کھروا

ظرن۔ کن مارا مورامور تاپا۔

فتنہ عیار

اس فن کا میں اوشاد کا مل ہوں = اس فن کا
 چار ٹھونک سے ہوتا اوماہون
 ایسا بڑا میں عامل ہوں = اس فن کا

شعید سے ہر اک طرح سے دکھاؤں
کیسا کلاڑی عاقل ہونے = — اس فن کا
کھوا میر اور اسٹیل جو ل = لونا جاری سے افضل ہونے اس فن کا

پہلا ایکٹ - نوائے سین

قید خانہ - پردہ نمبر (۱۴)

(فرخ تھا کاسہ چند قیدیوں کے نظر آنا)

نمبر ۲۳ - غزل - دہن زلہ کلیان - پستو

عز - "ترے نانی اگر او دو پیر ہو۔"

فرخ تھا

الہی جب طلوع آفتاب روزِ محشر ہو
گنگہ گار دین کے میرِ ظلِ احمد سایہ گستر ہو
شہلی ہر جگہ ہر آن میں تری ہے اسے خالق
کھیا ہو حرم ہو دیر ہو مسجد ہو مسدود ہو
طوافِ کعبہ و سیرِ مین میری حرکت جاسے -
محمد کا کہی گھر ہو کبھی اللہ کا در ہو -

رسول پاک کے ہیں شربت دیدار کے پیاسے
 ہلکا پر کیوں نہیں ہو کر سر آب کو شر ہو
 جلائے جس نے مرزے ہو کر دن سے تم باقی سے
 سیمیا کو کیا حیرت زدہ اللہ . . . اکبر ہو
 خدا شیدا ہے حضرت اور حضرت عاشق خالق
 جہان میں کون ہے ایسا جو کوئی ان کا ہمسر ہو
 نظیر خستہ دل کی ہے دعا ہے خالق . . . اکبر
 محمد کی در اقدس کی چو کھٹ ہو میرا سر ہو
 (سیلیون کا شہانِ جادو پہ چری ہو سی
 نیکر آتا)

منبر ۲۴۔ کھٹا۔ دہن زلہ بروا۔ تال کمر وا
 طرز۔ ماکاؤ گاؤ گن سب بن جہے۔

سیلیان

کماؤ کماؤ سہنائی سب پر سن ہو ۔ شانہ راوی نے بھی اب پر سن ہو ۔ کماؤ کماؤ
 قیدی
 باری تعالیٰ تو ہے اعلیٰ تو ہے سب چیزوں سے بالاتر ہر اک کام گن والا تجھے
 نین ہے کہ اعلیٰ
 گدا کو چاہے تو دیدے دے شامی کجا بکی تو سے تن میں ہو ۔ کماؤ کماؤ
 سیلیان

روحی کماؤ نان خطائی پیرہ بنی باور شامی خستہ سبک تازی سہنائی اچھے دردہ
 کی بکلائی ۔ اچھی تمہاری شمت جالی اوس نے نہیں تم جہن ہو ۔ کماؤ کماؤ

منبر ۲۵۔ کھٹا۔ دھن زلہ کافی۔ تال نکٹا

طرز۔ پیار مہربانیاں ہوں گا۔

فرخ تھا

ہم نہیں کہاتے جراتی مٹھائی۔ خیراتی مٹھائی۔ حیرانی مٹھائی۔ ہم نہیں
ملکہ خنداری سے مشدسی گائی۔ وہ میلن نمک کا سیکو بنیں آئی۔ ہم نہیں
معدوم ٹم ملکہ سے اپنی جنکے۔ ہنسے عزت، نہیں ہے اپنے گنواںی۔ ہم نہیں

پہلا ایکٹ۔ دسوان سین

بانع ملکہ طلسماتی تپلی۔ پردہ منبر ۹

(ٹپلی کاسیلون کے ساتھ نظر آئے)

منبر ۲۵۔ دادرا۔ دہن بیروین۔ تال کسروا

طرز۔ گوری جو نیا اوجہ سے نہ چل چل۔

سہیلیان

گوری جہاننا سے نہ کو چل چل چل۔ منبر۔ پتھر شری: گوری

اصل تن کرد جہنا کے جل سے = من کو بھی دھو داتی مل = گوری
 جہنا گنگا اور تر بنی کا = سب ادھک ہے جل نزل = گوری
 جانا ہے جاسے یکنٹ وہاں میں گپ دہر سے جگ میں سہل نزل گوری
 نہاے وہو سے نت رام بھیو نظر ہر کی دیا سے ہون کام پتل گوری

نہ نظر

پتلی - تج نہیں معلوم کہ اس دل کو کیا ہو گیا ہے کسی پہلو قرار ہی نہیں آتا ہے یہ کیا ماجرا
 اٹو کہی - میں قربان اشدان کر کے گنا گنا سے ورنہ لگا سنے دو سیلیان مٹانی
 جیل خانہ کے گھنٹن ہیں وہ مٹانی قیدیوں کو کھلا آؤں گی آپ
 کیون ہیں خزن -
 پتلی - نہیں جیتے تک وہ سیلیان نہ آجائیں گی جب تک میں کمانا ہی نہیں
 کمانا شکی ہیں تم زیادہ نہ کہو -

(سیلیوں کا واپس آنا اور حق کرنا)
 شام پیاری - حضور سب قیدیوں نے تو مٹانی کمالی گر ایک قیدی بنا آیا ہے
 نہایت حسین و جمیل ضیم و شکیل کئی دن سے اس نے کمانا ہی
 نہیں کمانا ہے مگر صدقہ کی مٹانی کے نام سے اس نے ہاتھ
 ہی نہیں لگا یا اور کہا کہ تمہاری لکھ کے پاؤں میں مسندی ملی ہو
 جیساں تک نہیں آسکتی ہے -
 ملکہ پتلی - اونا لالین صدقہ کے نام سے کوئی شریف ہی کمانا نہیں کیا گیا قیدیوں
 اپنی آبرو گنواے گا تیری ہند سے ہم آپ قید خانے جا بیٹھے
 اور اپنے سانسے اور کھو مٹانی کھلا میں گئے -

شام پیاری - بہت بتر حضور کہ حکم پر تو رہے
 تمہاری دہن گدا رانا - تالی رو پک

طرز۔ اے مورے مگر چل سجنی آج۔

ملکہ تلی

سداون نیانین چہ سکسی رسی = اون بنا
ما کے کرین کیا میں برہ کی رسی جیسے جل شامین تربیت وہی مال برہت تن من
بازمین استادت نیک تہ لاگے ہرست ہین مددے ہین سکھاری
ہر گھڑی ہر پل یہی ہرین تن دن ہین = سکسی رسی = (سب کا جانا)

پہلا ایکٹ۔ گیارہواں سین

جیل خانہ۔ پروردگار

(سب قیدیوں کا بیت کرتے نظر آنا)

منہ

چالاک۔ جناب آپ نے شہائی ناحق واپس کر دی آئوین ردز تو خدا نصیب کرتا ہے
فرخ تھا۔ ایسے چپ چپ کیا کیا سہی ہمارا رازت رکھو رنق بیان ہی ہو سنا چکا کوئی ہوش
ہو گا نہیں رہ جائیگا۔

شیام پاری۔ دیکھئے حضور وہ ساستہ قیدی شہا ہے اس نے شہائی ہین کمانی
(بلکہ تلی کا سلیون کے کہنا لانا)

ملکہ تیلی - بان بان دیکھا تو ہے مگر تو کیون چاہیں چاہیں کرتی ہے کیا کوئی فقیر ہر
جو خیرات کی ٹیٹاں کیا لین (فرخ لقا سے) کیون صاحب وہ تو مر
تھوٹتا آپ نے کیون نہ قبول فرمایا۔

فرخ لقا - فقیروں کو ایسا تحفہ دیجئے ہم اس طرح کے نہیں کم ایہ آپ کو شہزادی

ہر کر ہی قیافہ نہیں ہے۔
ملکہ تیلی - اری حلہ ہی سے فرش بچاؤ اور آپ کے واسطے خاص ہمارے خاص ہیں
سے کمانا لگا کر لاء (سیلی کا جانا) کیون صاحب اب تو آپ کہا نا
کہا نیٹنگ یا اب ہی کوئی حجت پڑ جائیگے۔

(سیلی کو کمانا سے آنا)

فرخ لقا - سائے شاہشاہ من و خوبی آپ سے کیا رہی خوش اسلوبی لیکن یہ سب
جوان ہیں صاحبان سلطنت ہیں اور ذی لیاقت ہیں ان سب
کو پہلے کمانا لگاؤ تو بکے کچھ فرماؤ۔

ملکہ تیلی - اچھا اسے خیر دین سب کو ہی بٹھاؤ اور ان کے واسطے ہی کمانا ایسا ہی
لاؤ (سیلی کو کمانا) کیون حضور اب تو آپ کو میرے ساتھ کمانے
تین کوئی عذر ہوگا۔

فرخ لقا - سو کیون نہیں اسے لقا ہمارے ہمارے فرقہ نہ ہو سیکر کمانا سلتا
کمانا لازم کیا ہے ہم وہ انیت کے قابل ہیں آپ سہری پر
مائل ہیں اگر کھم پر کھ داخل اسلام ہو تو ہر جے ساتھ کمانے میں
کچھ نہیں کلام ہے۔

(سیلی کو کمانا لانا قید میں کمانا لانا)

ملکہ تیلی - خیر واجب اگر اسی پر اصرار ہے تو مجھے کب تک رہے ہیں اسے سیلی
کہنا چاہتا کوئی خیر لگاؤ نا۔

منہب ۳۷ - دہن رزلہ سیلی - تال تو ال

طرز۔ "الن بن النائم ہمارے۔"

سپین

مجنون که یون هی خدا آباد و شاد گامین هم نت منت مبارک باد و که یون هی
 هر عیش ایجاد اورم بر باد دل شاد و که یون هی
 و کما یون مانج سو رنگ شاین راگ خوش رنگ بیا یون تال و رنگ تال که باست
 ر چه جم جم راج جگ مین تور اماران آب بر لاد که تیر می هر که سر او و که یون هی
 خنجر و قاتل که هر نکو این روزانی پر گشت
 چارون کی چاندنی سحر بر اندر یابا گشت
 کز نه است بر استر این توانی پر گشت

یہ دہوم ہو دہوم بن بن لندن تاسارے خوب ارمان لہرے سہون سرائی
 سبجت مرد رنگ تال سبجت باجے مرد رنگ تال - نال دیکھا دین
 حق دیکھا دے سکے رات آج پہنچا ہو اس سجن کو ہو مبارک جانا غم کا
 ارمان سجان پورے مان ہو شادان سب ذی شان اس آن گریا - نال دیکھا دین
 نشہ

الو کی - حضور آپ کہانا نوش فراہی ہو نہ تشریف لے چلے دیادہ نہ تشریف
 حضور خود گماہ ہیں نہ اس جوانی میں جو حال شہنشاہ تھی اس کے
 خبر وہ قصہ یہ کہ ہو جاتی ہے
 فرخ لقا - بہتر ہے لکھ جاؤ اس دیر نہ لگاؤ میری - جو سے پیر کوئی بلانہ نازل
 ہو کہ پہراہ شکل ہو
 ملکہ - خیر مجھ پر جاتی ہو نہ پیراہ لکھ رو نماں میں دل و جان زمین و آسمان
 نمبر ۱۹ - دادرا - دہن زلہ جھوٹی - تال کسوا
 طرز - دہن جھٹکا میں لکھ چلے

دل زلف دو تار میں ہنسنا کر چلے - پہلا پہلے سر پر ہڑا کر چلے - - دل زلف
 فرخ لقا
 مجھے غم میں صتم مبتلا کر چلے - ارے بندہ حرایہ تم کیا کر چلے مجھے غم
 دے مجھے تو نہ دے کہ اس میں کی - تیرے در پر گرایہ صنا کر چلے - دل زلف
 فرخ لقا
 پیار و الفت بڑا کر کے صفت - میرے دل کو مجھے جدا کر چلے مجھے غم

ملکہ تیلی
فطیر انسان ہے وہ ہی نیک یہاں
سدا سر کو جان ہر اک جہاکر چلے دل

پہلا ایکٹ - یار ہوان سین

بازار صدر - پردہ نمبر

(فتنہ عیار کا مال اسباب لیکر آنا)

نمبر - ٹھمری - بہن پیلو - تال قوالی

طرز - "واہ جی واہ جی رنگ رسیا -"

فتنہ عیار

آفا خازر د مال لیکر ہوئے ہیں از صدر دارم
بچپن انکو آپکی بارہو شاد شاد کیا کیا قیمت لگاتے ہو بہائی
جو تھاری مرضی ہے وہ ہی ہیں ہی منظور ہے یار و لو پو چہ پیسے بہائی
مکھو ہی وہ پسند ہے آئی جو قیمت تھاری سکی تجھ میں آئی پیسے سے سارا نرا
یہ لو پو پو چہ آئے ہیں اسکے پیچھری ہی کیا تھن ہے یہ مانج - آفا خا

منظر

فتنہ عیار - ارے یارو کیا دیکھا بہالی گلا رکھی ہے اس بن زبون کا حج ہو جانے
 ہر شے اچھی اور سستی ہے برا ہو اس صحبت کا جس نے
 مجبور کیا دہن ہمیں جینا کب منظر تھا اس وقت تم جو قیمت دو گے
 نے لیکے ہرگز نہیں ملین گے۔

مینر خان - اچا اس کا کیا دیدن -
 فتنہ عیار - کیا یہ انگر کے آس کے مول نعمت رہیں مگر سے
 کم نہیں لینگے۔

سنا خان - آؤ جی بہائی یہ نین بیجے گا حرف دل لگی کرتا ہے۔

فتنہ عیار - تمہارے باپ نے بھی نہیں خریدا ہے۔

وجہ الہ - اچا بہائی سن دس روپیہ لے لے خفا ہو۔

فتنہ عیار - لاؤ میان تمہاری خاطر سسی لاؤ روپیہ نکالو (را پیر دن کا مال لیکر جانا دام

دیدے کر کے آ اب ان کپڑوں سے تو سجات پائی اب چلین

اپنے آفا کے پاس نین تو بہر کسی آفت میں ہنس جا بیٹھے ہاں

رئیس فادے سب ہی سید ہے ہوتے ہیں اور سب جلد فریب

میں آجاتے ہیں۔

(ایک طرف کو جانا فتنہ عیار کا)

پہلا ایکٹ - تیسرے صحن

محل لکھنؤ - پورہ قریب

(ملکہ تلی کا بغیر سہ سیلیوں کے آنا)

نمبر ۳۱۔ دہن دیں۔ مال داد را

طرز۔ " ذرا بنون سے بنان ملا۔ "

ملکہ تلی

تلی لیکھا ہی دس دیکھا پیا پیرے آلاگ چتران رے۔ تلی لیکھا

یا دین تو رہی نہ تارے گنت ہوں۔ نین جیارا دہرج دہرے۔ پیا پیا پیرے
سیما سے بھی کچھ اس کا مادا ہو نین سکنا۔ مریض غم کسی صورت سے اچھا ہو نین سکنا
ہر کے بنا لیا اس دنیا میں۔ کوئی بیٹا نہ تارے ہرے۔ پیا پیا پیرے

نمبر ۳۲۔ داد را۔ دہن کو رسارنگ۔ مال نکٹا

طرز۔ " سمجھ من والوں نے چہرہ میں سے گاؤں سے۔ "

سیلیان

کیا نہ تھا تو کی صاحب ہا تو کی جب سے نرا تو کی دیکھی شش مارا دادوں کا بالاکن والا

دیکھے مبتہ بالا سچ کہہ دل بپڑا لاؤ اہ و نالا۔ کیا تو

ایسا ستایا سے دل کو لکھا یا۔ بچہ غم کھاتی ہو دیکھ پاتی ہو شرماتی ہو

کس سے چڑا بالا کہن سے چہن والا حال کہ کل لالہ۔ کیا تو

(راز دار کا آنا)

نشہ

راز دار۔ اسے بیٹا اس قدر تو یوں پیرا تو اس سے آج کا بیکہ اور اس سے بڑے۔

شام پیاری کارزار کو انگ لجا کر کان میں
چکے سے گننا

شام پیاری - اہی ایک بیاقیدی آیا ہے محل خانہ میں لکھ اور سر خیا اس کے
معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کا شہزادہ ہے ہر شخص اس کے
من کا دلدادہ ہے

راز دار - اسے جان اور اگر تری اسی کے لئے بھیت لڑی ہے تو اس کا
قید خانہ سے لانا کیا دشوار ہے گا اس کا خیال ہے کہ جب
کوئی الی تصور سے حال ہو گا اس سے راز پوشیدہ نہ رہیگا
پھر تو غصہ کو سامنا ہو گا بڑی مشکل پرستگی بیان سے سب
کو ساگنا ہو گیا

نہایت پر پنجابی وزن - دہن سندھ ہیر وین مال قوالی

فرقہ - جان دے جان دے جان دے

ملکہ شکی

جان سے اور ہر قربان دے مان تبیان سے مان
ہوین اوس کمال کو کجا کہے - اور چہ بہ بڑب - نشان دے - مان
صن ہے اس کے تن من والا - اور دارا دل و جان دے - مان
خبر کوئی نہیں دل میں ہوا دین - اوس سانا دیکھا اک جوان کہ - مان
جلدی سے اوس کو لانا بلا کہے - کہ پو پو ہے ارمان دے - مان
یقیناً

راز دار - اچا اے میری پیاری اس قدر نکر آہ و زاری کوئی ہو تو دیکھ لاتی ہوں

یاوری پر جو ذرا الجھم مقدار آے = بن بلائے مہ پارا وہ تیرے گھر آئے
 سوت آجائے تو بستی بلائے جوئے پہر کسی پہن کسی کا دل مضطرب
 اب چاہے تو اک بل چین من تو را - آن بلائے سبجا - گوری تو را
 سنبھالو دل کو ذرا آب خدا کے لئے اکبر و دولی زمانے میں آخاک کے لئے
 خدا نے اپنے مہم سے بنایا رک ل سکونی و فنا کے لئے اور کوئی جفا کے لئے
 بیگین کے نظیر پایا تو سے = گنگا پورے انگنوا = گوری تو را

نثر مقفی - مع تحت اللفظ

راز دار - لائی میں جا کے تیرے پیارے کو لے ہاتھ میں ہاتھ
 تاقیاست رکے و دونوں کو خوش نیک صفات

چہلی - شکریہ تیرا ادا کرتی ہوں پیاری دایہ
 خرم باز نہ کیا بھگواسے چارسی دایہ

فرخ لقا - جن سے سے جان جان دل سے ہی دلدار

یہ دونوں تن میں بنون تو کیسے ہو چاہت پیار

اسے پیار ہی میں ہی نہایت ہی بقیار تھا اس الفت کے صدف

نے اس محبت کے صدقہ آدرب ل لین ہر چین جل خاند

میں ہی روانہ کر دو تاکہ راز افشاں کوئی فتور پیدا نہ

لکھ چہلی - سیر سے پیار سے دلدار تیرے من فکر اب بیان سے جانے کا خیال

چوڑ دھیرے کی محبت سے نہ نہڑو میری دایہ سحرہ کا دل ہے

اب کوئی شکل سے بیان سے جہاں کئے وہاں چلین

اس قہر سے چو چین آسے ہر وقت نکالے طبیعت ہلاک

فرخ لقا - لکھ اس راؤ سے پار سے ایسا ہرگز نہ کہو میں اس طرح خیر ہرگز

یہاں سے نہ جان کا کھات و حق اسلام کے کچھ علی میں نہ

لاؤن گا۔
ملکہ تیلی۔ اسے شہزادہ جان بوجھ قید میں شناسفت میں رنج و الم سننا گونسی
وانائی کی بات سے آخر اس میں کیا گات سے گناہ اس کا تو

سب میرے سر پر سے آپ میرے ساتھ چلین کیا ڈر ہے
فرخ تھا۔ میں اولاد افضل سے ہوں کوئی سامری ہی میرے اوپر نہیں کرے گا
تمہارے نزدیک اس میں کچھ برائی نہیں لیکن میری رائے میں
اس میں کچھ بہلائی سے میں اس طرح ہرگز نہیں جاؤں گا قید کی
مصیبت خوشی سے اوٹاؤں گا۔

راز دار۔ (خوشی سے) بیک شخص ظلم کشا ہے اسکا حافظہ اسے یہ دین
ہرگز نہ جائیگا اور ملکہ کو صبر نہ آئیگا اب میں اسکو بیوش کر کے
اڑاتی ہوں اور ہر ملکہ کو سمجھا دیا جائے گا جاتی ہوں۔
(راز دار کمالی بجانا فرخ تھا کہ بیوش ہو جانا)

ملکہ تیلی۔ ہاں وہ ان یہ کیا ہوا رہی دوڑو شہزادہ کو خوش آگیا۔
راز دار۔ چلیں بیٹی اس قدر گہرا اسکو خوش نہیں آیا ہے یہ شخص ہرگز نہ جاتا اس
لئے میں نے بیوش کیا ہے اب میں اسکو اور کچھ چاہو سے
اپنے باغ میں لے چلوں تم جگہ چین کرو میں تمہاری ہر وقت
دیکھ رہا ہوں میں ہی پوری پوری عیلم نہ ہوں۔ (سب کا اڑ جانا)
پہلے ڈراپ سین کا گرنا

دوسرا ایکٹ۔ پہلا سین

خوابگاہ مکہ بتلی - پروہ نمبر (۱۳)

(رازدار کا مکہ بتلی کو سمجھاتے فرخ ناکا سے تنفر آتا ہے)
منشہ

رازدار - شنہ اوی سے اب میں جاتی ہوں اسکو ہوش میں لاتی ہوں تو اس کو
خوب سمجھانا سببانا راہ پر لانا اگر خفا ہو تو تنگی بلانا میں اس سے
راز ظلم بنا دوں گی اور اسکی راہ کو کھلا دوں گی۔
(رازدار کا جانا فرخ تھا کا ہوش میں آنا گلزار)

نمبر ۳۳ - بھری - دہن کا نرا - تال نچابی سیسک

طرز - "ہائے یہ کیا ہو اکیسا ظلم تھا۔"

فرخ نقا

ہائے یہ کیا کیا ناوان تو نے یہ کیا ستم ہائے یہ کیا کیا ظالم تو نے یہ کیا یہ ستم لائی ہے مجھے
بیان کنان تو مشکل بڑھ گئی ہائے اجالت پہ چلے سچے ہر ان دھکت منہ جلت
سچے جان - ہائے یہ کیا
اونادان میں گیا تاکام سے وان اب ہاؤں گئے ہو گیا تو نے غضب پر ایہ ستم ظلم
اوس بلا آخر کا جہٹ مجھے تیار جہٹ جہٹ جہٹ جہٹ جہٹ جہٹ جہٹ جہٹ
وایہ کر بلا - ہائے یہ کیا کیا

ملکہ تلی۔ اس قدر میری جان اشکباری نہ کرو ذرا صبر کرو میں داری یہ موجود ہے
میری دایہ یہ سب کام آپ کے حسب منشا کرو گی خاطر جمع رہو
وہ ہی سامنے سے آتی ہے (راز دار کا آنا)
راز دار۔ اسے شہزادے کے لئے راز دار کے تو غم نگر میں ہر حالت میں میری مدد گاہ میں
اصل بات یہ ہے کہ میرا شوہر تمہارا راز دار طلسم کرنا وہ اس دین سے
بدگمان جب وہ مرنے لگے تو مجھ کو سب باتیں بتائیں یہ کہ جس شخص
کا ایسی حالت ہو اس کو یہ نوشتہ دیدہ نیا تو میرا سب اس کا غنیمت
ہاتھ آئے گی۔

فرخ تھا کا خط دایہ سے لیکر پڑھنا
اسے فرزند نیک خصال فرخ تھا خوش حال اجل نے مجھ کو جلت ندمی
آپ سے ملنے کی فرخت ندمی وہ نہ خود حضور کے ساتھ دیا
مذہب حق سے نامید رہا اگر قید ہو کر طلسم طوفان تک فرخ ہو تو
پہان سے جاتے اور شہر جا پوسہ میں جا کر قیام فرمائے گا پانچویں
نور کو مراد پر جا کر یہ حکیم مرا ہے سکتہ جا پوسہ فرما کے جس میں
خاص سجاد نشین اجا ہے آپ بندہ حق ہے فرخ تھا
کیجئے اگر آپ طلسم منشا ہے پوسہ ضرور ملے گی مراد کی کیجئے
(خود) خدا یا از حد شکوہ احسان ہے تو ہی سب کچھ ہے۔

نمبر ۳۲۔ دعا۔ دُہن سندہ بہیرون تال پشتو

طرز۔ پھر میرا میرا ہے۔

فرخ تھا

شان۔ سہو آملی تیری ہر کن ہے عالی شہنا نام ہے ختم ان انبیاء کے شان ہے

عالی شہا = شان ہے
 اسے نور حق شاد ہوا اسے مالک ارض و سما اسے لائق وصف و ثنا ہے نہیں
 ثانی تیرا = شان ہے
 تمہیں مرتبہ جو کیا عطا وہ کسی نبی کو بھی نہ ملا تمہیں دیکھ خالق ہوا فدا تیری خود کمری
 حق نے ثناء = شان ہے
 اسے نحمدہ دین رہا ہے عیسیٰ ہر روز سرا ہر روز دل کی پروا بیشک محمد مصطفیٰ نہ شلیج
 حجاز است حق کچھ بھی نہ تھا تیرے واسطے سب کچھ نہا سچے بھٹائی نے وہ مرتبا
 کہیں دیکھ سب صلی اعلیٰ = شان ہے
 سچے اک براق عطا کیا اور اپنے پاس بلا لیا ملاکس کو رتبہ سراج کا اسے شاہ
 محبوب خدا = شان ہے
 ہے نظیر کی یہ ہی اب دنیا کلاو مدیرین اسے شہادت ہے روضہ پہ صبح و سا
 رہون جا کے ہند سے بر ملا = شان

منبر - چار بیت - دہن کافی زلہ - تال پشتو

مزد - "اقرار دنا کر کے اٹھو ناکرنا۔"

ملکہ تیلی

زیبا بین ہے چارے عاشق پرستم کرنا - زیبا بین ہے
 دل تو لیل ہے تجھے اب جان ہی حاضر ہے یہ جان ہی کیا خبر ہے ایمان ہی حاضر ہے
 براک مرے قتل کا سامان ہی حاضر ہے آسانی سے اک وار میں سر مرا قلم کر بیکر بیا
 شاخہ سے زانہ میں اسے نہ دوسرے لائیرا اندازہ ادا ابھی نازک سے بدن تیرا
 اچھا نہیں ہے لیکن یہ طرز جان تیرا رموانی کا سی اپنے کچھ پاس صدمہ کرنا کر بیا
 بھر نکالے کہیں نہ صغیرہ حسین کوئی بے دروشت نگار ہی ایسا ہی کہیں کوئی

تو بھگے لگے کئے بان بان جی نہیں کوئی واجب نہیں تھا پہلے قول و قسم کو مارے۔ زیبا
 جادو ہیری ان آکھو گئے اور پیار کے میں قربان نازک گلابی کے ترے اس دار کے میں قربان
 کیا وار لگا پاتری تلو اس کے میں قربان کیونکہ نظیر تپہ خدا جان بہم کر مارے زیر زمین
 شفق

فرخ تھا۔ اسے میری جان خدا پر ہمیشہ رکھ دو وہاں میں انا اللہ بعد فتح ظلم تھے
 ضرور ملوں گا مگر ابھی تمنا ہی رہیوں گا میرا فتنہ عیار وقت پر میری
 بد کو ہو بچ جائے گا تم میرے لشکر کے قریب ہی رہو اور سوخ
 پر مل جانا خلا کی قسم مجھ کو تھے از حد ہی محبت ہو گئی ہے۔
 لو جاتا ہوں۔

منبر ۳۹۔ پدمار وارڈھی۔ دہن دلہ ماند تال قوالی

طرز۔ ۱۱ سر دار جی ہو رسیا۔ ۱۱

ملکہ تیلی

دلدار کی ہن تیان ت پارتی کی ہن تیان
 اسے جان تھادی صورت سورت سورت کے قربان = دلدار کی
 زلفین تو رسی حل کو دس لین بن کے ناگن کال =
 سوہن مان شیر لکھن آکھن بندوق دونالی
 ہر دانست جاہر سے کی کہنی اب سرخ آؤ گئی شان = دلدار کی
 گوہر سے گوہر سے کال تھارے چاند کو گردین ماند =
 رنگ و روپ کو دیکھ سدا شرمناورین سوہن چاند
 نت تن من وارین روپ نہا بن اپنا سب سے جان = دلدار کی

تہلی گریا بلی عمر یا کرے دل کو بے حال = بیولی بھالی ادا نرالی ہے ستوالی چال
ہر ناز و ادا انداز تیری سب سوزہ کے جان و ہر آن = دلدار کی
نظیر یہ اب یاد تو رہی تر پہ نگہی دن رات = جسے دیکھی شکل تو رہی ہرٹ نین چھین
ات برہ شاوے حیا جرادے پریت تو رہی ہر آن = - دلدار کی
(فرخ تھا کا جانا لکھ تیلی کا گرنا)

دوسرا ایکٹ - دوسرا سیشن

پیش از بار و کا - پیر ۵۲ - بخش ۱۴

(فتنہ عیار کا فاضل فرخ نظامین آغا)

مختصر۔ انگریزی وزن۔ زمین شدہ ہر تالی کہسرو

عزیز میری مروان کیا بنیاد

فقه عباد

[illegible]

بہو سچال جادو گر کو دیکر کے کہنا

منہ منقہ

عیار۔ آیا آیا یہ کوئی جادو گر آ رہا ہے میں اس سے مل کر کچھ پتہ ہو سچون بعد مدت کے
ایک شکار ہی موجود ہے اب میں چڑھتا ہوں اور کیا ڈنک
لاتا ہوں (گر پڑے چلانا) دانی سامری کی دانی جیشید کی لوٹ
کے گیا لوٹ کے گیا بات بٹری کی لوٹ کے گیا۔
بہو سچال۔ ارے کون ہے تو۔
فتنہ عیار۔ ارے تو کون تڑے

بہو سچال۔ ابے میں تو تیرا نام پوچھتا ہوں تو مڑتا ہے
فتنہ عیار۔ ہاں تڑے ہم لوٹ گیا لوٹ گیا چلا تا ہے
بہو سچال۔ ابے آخر تو ہے کون اور کون لوٹ کے گیا۔

فتنہ عیار۔ ارے بابا ہم سامری کا بندہ ہے چڑیا سی آہن رہتا ہوں شکر کاڑھا
خود بانٹ رہا ہوں میں رہنے لینے آیا تھا اور ہر شے ایک عیار
او سکا نام کیا ہاں ہاں صاحب فتنہ عیار آتا تو ہم بولا کہ تم کہاں
جاتے ہو وہ ہکو دیکھ کے بولا ہم طلسم میں جاتا ہوں ہم بولا ہائی
ہکو ہی شانے چلے چلے ہم اکیلا ہوں روشنی بٹری دیکھے شب
شامان لوٹ لیا ہاں لوٹ گیا لوٹ گیا ابن ابن ابن

نمبر ۴۱۔ گت۔ دین زلہ جنجوتی۔ تال کسروا

طرز۔ "ہاں کیا کیا رام رام رام۔"

فتنہ عیار

لوٹا ہو سے رام رام گیا شب دام دام دام جوڑ پھاڑی آسے سارے رشہ
 کو اوجھائے گیا آفت پر آفت پر سر سارے آسے بیٹا تو تمام تمام بیٹا شن
 تمام تمام سار
 نیشہ مقفہ

بہو نچال - یہ بنیا بیک رسد کے جانے سے مڑی ہو گیا ہے خدا جانے
 کیا صدمہ ہو نچا ہے گھر مان کچھ کتا ہے کہ فقہ عیار نہ آیا ہو اور اس
 کا اسباب وہ ہی ناسے گیا ہو۔
 فقہ عیار - ارے ارے تش اور یہ کہ گیا کوئی حادثہ گرے تو اوش شے کہ نیا
 کہ ہمارا باب پٹنہ عیار آگیا ہے اس کا شامی کون پر رہ گیا ہو
 بہو نچال - ان دن وہ افضل کا بیٹا ہے جیہ تیرہ ماگ گیا ہے۔
 فقہ عیار - ارے بھئی بھئی وہ ہی اوش کا کیا نام پر رہ گیا وہی تو بس کہ گیا ہے
 کہ ہم شب جاؤ گھر کون کو شالون کو ارڈا لیکے اس کا گھر گائے لوش مار
 کر کے بھئی رو جاڑ نیگے۔

بہو نچال - سناسے کہ وہ چا پوسید کے سرحد میں ٹہرا ہے اور اس جو ملی
 میں اوترا ہے میں جاؤنگا اور اس کو پکڑ کر لاؤنگا۔
 فقہ عیار - ارے سانپ تراباب جے پکوبھی سے چل دہن بڑہ پٹنہ عیار ہی
 مل جائے گا
 بھئی ہمارا ہی شب مال جائے گا۔
 بہو نچال - اچا چل میرے ساتھ آ۔
 (دونوں کا چلا جانا)

دوسرا الیکٹ - تیسرا سمن

سراے پنچتہ - پردہ نمبر (۱۱)

سلارو نیارے کا پڑوسی چکوتے باہر
کرتے ہوئے آتا

نشہ مقف

شیخ سلارو - اسے پیاری چکوتہ کو تم بھی اب بیسوزی ہوئے کو آئی ہو
اب پیرازج بیٹھ کر کامیلا سنا لیں ابھی کوئی مسافر ہی نہیں ہے

لو چلو اندر کیون صلوات ہی دلیر
چکوتہ - ارے کنجٹ بنیا بیٹی پوتا بونی والا ہو گیا تب ہی ابھی تیری ہوس لگی ہی نہیں
تجہ کیا ہو گیا ہے -

شیخ سلارو - اسی بی بی دل تو ابھی جوان ہے اور تم بھی ابھی خطر حال ہو پھر
کیا ہو جوانی اس کام سے بیزا ہو -

نمبر ۴۲ - کہتا - دہن پرابلی - کجری - تال کھروا

طرز - چھ کسے نگ ہوئے جائے

چکوتہ بیٹھاری

کوئی دیکھو بے ڈنگی! بین اسے لوگوں میں کہے چلے سرے سرے ہاے ہاے کہ نہیں کہے
 چیشہ دیور میرا آوت جاوت کیلت ہیں چہ چور چور چوری
 لاج شرم کچھ آوے نا اسکو کرتا ہے بائیں چچوری اسے لوگوں دن میں کہے
 ساتھ برس کی سورسی عمر یا نوے برس کا بڑھنا
 ڈگمگ کرنی ہے گردن ہی جروم جیسے ڈبل کا کھلنا ہاے اسے لوگوں میں کہے
 گھاس پہ پیس کی سی ہین ڈاڑھی موہین چلنے میں اڑیل ٹوٹ
 پیسہ رو پیسہ کما کے نہ لائے کیا لائے کھٹیا اسے لوگوں میں کہے
 گھنا ملا جھگونا اچھا کھڑہ دیا ہے اور رو کی ردی
 کیسے اوہ ہرنی کے پاسے چھٹی میں کیسی ہون قسمت کی کوئی اسے لوگوں میں کہے
 گھر میں کمرے نام نہ ہین وانت ہین بٹا ہے سٹا سٹا
 بنی کے کارو کر کے چھو جیران یہ بیوم کا شہ اسے لوگوں میں کہے۔
 (سافر کو دیکھو)

منشی

شیخ سلارو۔ اچھا جانے دے تھانو چپ چپ اندر جاوہ سافر آتا ہے
 دیکھتی نیاس سے فائدہ ہوتا ہے۔
 (چپ کا اندر جانا فرخ لگا کا آتا)

فرخ لقا۔ بیان ہٹا کر کوئی اچھا کرہ ہی خالی ہے۔ کئے کرہ خالی ہے۔
 شیخ سلارو۔ بان بان بیان آئے آئے تشریف لائے کئے کرہ خالی ہے۔
 فرخ لقا۔ اچھا تو ہم بیٹے ہن تم کو تیار کرادو یہ پانچ اشرفیان کے جاو
 شیخ سلارو۔ جناب اشرفیان کیا ہوئی ہم تو شام کو حساب کر لیتے۔
 فرخ لقا۔ خبر بیان تمہاری مرضی۔
 (ایک سلونی بیولن کا آتا)

منبر ۴۳۔ دادرا - دہن امین - تال نکٹا

طرزہ سونی کھڑے رہیں

سلوٹی تہلن

وہ بہرے اُگے چونا اگیا میں ناہن سیاوین رسی اچوتے مورے مہر بہرے
رت بہرے کما میں رنگ نعل میں - سونی بیج رنگ لاوین رے اچوتے مورے مہر بہرے
چون بنیں ہوئے بنا پتہ کے - مت چارال چاوین اچوتے مورے مہر بہرے
رنگ وروپ وروپ پہن گے - ہلہ چوین دکھاوین ہرن اچوتے مورے مہر بہرے
ظہیر ہاکی یاد میں سنن - ترس ترس رہ چاوین رے اچوتے مورے مہر بہرے

نشہ

فرخ تھا۔ بی ہالن آب سودا بیچے کو آئی ہن یا اپنے اپنے چوین کا رخ تباہ و گ
اچا یہ تو تباہ کہ تمہارا نام کیا ہے اور کمان کا رہنے والی ہو۔
بیشمارہ شیخ سلاطین - حضور یہ بولن سودا غرخت کرے کو آئی ہے بارہولی ہی
لالی ہے۔

فرخ تھا پہلے اس کو دس اشرفیان دید و تب نام بونہنیں یہ بولن کیا ہے
اجبی خاصی کوئی طوائف معلوم ہوتی ہے ہر ایک چیز اس کی
کی وضع دار ہے یہ خود ہی طر طار ہے اچا کوئی غزل سناؤ
اور نام سہی اوس میں گاجا نا دیکھیں تمہاری تو بشمارہ سی
طرہ سی۔

منبر ۴۴۔ غزل - دہن زک کدرا - تال پستہ

طرز۔۔۔ سمجھاؤ حق میں اور نہیں غمخوار اشارہ دن کا۔۔۔

سلوٹی تبولن

دل کے گئی کا فراداد چار اشارہ دن میں
دیکھ پڑبان اور ہے شیریں دہن آگلی
اس دل کو کیا سبب اس دل کو کیا سبب
دوبالہ دار آنکھوں کی جھون ہی شل برچی
کرتے ہیں طلب دل و جگر جان آبر و بھی
اوس شکار کا جلوہ دیکھو جو کوئی اکدم
سمجھایا نصیر کو ہر طرز ادا ہے

کرتی ہے قتل ہو گئے یاد اشارہ دن میں
سبھی جہری مارے ہے مزیدار اشارہ دن میں
کروا کے ظالم جگر انگار اشارہ دن میں
خون عاشقوں کی کرتی ہے ہر یاد اشارہ دن میں
لا کر کہاں سے دیوے کیم چار اشارہ دن میں
تو گرنے لگے برق شرر بار اشارہ دن میں
یائے ہی کہیں وہ بہت عیار اشارہ دن میں

نیشہ

فرح لقا۔۔۔ واہ دانی تبولن خوب غزل سنائی جو میرے دل کو بہت پسند آئی شیخ
جی اجی شیخ جو اس تبولن کو پانچ اشرفیان اور دیدہ اور رخصت کرو
شیخ سلازہ بہت اچھا سین آو بی بی اشرفیان لو اور رخصت ہو۔
سلوٹی۔۔۔ لوئے کو گوری۔

(تبولن کا جانا حکیم ہرالی کا انا)

نصیب۔۔۔ انگریزی وزن۔۔۔ دہن زلہ جھنجھٹی۔۔۔ مال داورا

طرز۔۔۔ لکن ہو رہا ہولی مارے۔۔۔

حیر الہی

مگر ہر کے یار و یار ہاں ہل کر جب ہو چین دل کردہ دل سے باہر جس سے ہر دین
 شاد - من
 ہر کے زنگر ہاں دل کا مقصد برباد ہے من ہر ٹکڑے ہی اڑا ہاں بن کے
 سب غمخوار ہر دم - من
مستحق

شیخ سارو - حضور ایک حکیم آیا ہے عمدہ عمدہ دوا میں لایا ہے -
 فرخ تھا - اچھا آئے دو دوا فرخ و دوا لائے دو کہیں حکیم صاحب آب کے ہاں
 مرین عشق کا ہی کوئی علاج ہے -

حیر الہی - نہیں غلاب یہ مرض لا علاج ہے - قول زبیا اس مرض کا علاج
 شکل ہے - نہنگ گواہی تو آج شکل ہے - ان گواہی نہنگ
 اوستا کو بتایا ہوا یاد آیا اس کے جسے ہی گواہی اوستا کے نورانی
 آرام پایا -
 فرخ تھا - وہ کون سا نسخہ ہے غلاب -

حیر الہی - مود کہ سبب زخمندان شربت غلاب ب جان اگر ایک گنتہ روز
 بات آتا ہے تو شاید یہ حق جاتا ہے -

(حیر الہی کا نسخہ لکھ کر دیا فرخ تھا کا خود کے
 فرخ تھا - ارے یہ حکیم تو اسطون زمانہ معلوم ہوتا ہے نہایت ہی دانا معلوم ہوتا
 ہے کہ حکیم سے کیا کہیں حکیم صاحب بخش و بیکر تشخیص مرض کیجئے
 اور کوئی دوا دیجئے کہ صحت ہو دو مصیبت ہو -
 (حکیم کا نہیں دیکھا)

حیر الہی - (خود سے) عرض یہ ہو شخص طلسم کشا ہے اس کی تلاش کو اوستا
 نے بھیجا ہے (فرخ تھا) ان صاحب سراوے میں سے مرض

نتیجہ دنیا تو پہلے ہی جلا اب دین ہی ہاتھن سے
 نظیرا ہونے ہوئے کب تک یوں خواب غفلت میں
 (بشارت کا سپاہی کو تو ال و غیرہ کو لے کر آنا)

منہ بکلمہ - انگریزی وزن و مہن کافی - مال داورا

فرخ - نام شریعہ از جاسے کہین خالی -

شیخ - سلارو

جسٹ پٹ چلا ستم ہی بہاری ہے یہ انسان ہے ایمان نہیں دینا دام سرکاری -
 جسٹ - پٹ

سیا ہی - کیرن نر تیا تو بتا نہیں دام
 حق لقا - یہ شخص تو ہے پُر و غاکر نام ہے بڑی مکاری - جسٹ پٹ
 کو تو ال - کیا نام ہے تو بتا -

شیخ سلارو - میں نے ہزار اشرفیاں کما نہیں دیا ہے میں ہوں علمی جسٹ پٹ
 کو تو ال - یہ بات تو شیخ سے تیری ہے شخص کوئی یہ فریبی ہے چلو چیل سرکاری
 جسٹ پٹ

(فرخ لقا کو کو تو ال کا سپاہیوں سے لاجانا)

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

بانع جنگل - پردہ منہ بکلمہ

فتنہ معیار - بہلا خدا کی قسم میں بھی اس قدر چالاک ہوں کہ جادوگر دن کو اوشا جو تیا

نیا یا اور اس کا سب مال بھی اڑایا لطف یہ ہے کہ بیان تک

آگیا اس ملک کی بھی ہو اگلی اب کسی ڈسب سے جاؤں

گا اور اپنے آقا تک پہنچ جاؤں گا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کون شہزادی

ہے کسی محنت میں ہنزار سے تر متقل کا کلیمہ کے بار سے

دیکھتے ہیں اس میں کیا اسرار ہے اب ہر کسی کے لیے ہے کہ اگر یہ

جادوگر بنی ہوئی اور بطریق اسلام سلام کیا تو میری مفت میں

جان لگتی اور اس نے کام تمام کیا اگر جادوگر بنی ہے اور میں نے

بے سامری کی شور بجا نہیں جادوگر بنی ہوئی سمجھ کر کے کی

ورنہ لعنت جو کچھ بھی ہو اتنا آزماتا ہوں (گیم اور ہر کام)

سامری کا رہنے - امر کی سبب جہنم کی ہے ابلیس کی

جسے خناس کی

ملکہ تیلی - لاول دلا قوتہ الا بالاسے دایہ یہ کوئی جادوگر خون بیان ہی آیا ہے

شہزادہ فرخ تھا جسے کس آفت میں گرفتار کر کے چلا گیا اور اس قدر

مجبور و ناچار کر گیا۔

فتنہ معیار - (خود سے) کہیں دیکھا یا دن کا سا دیکھن ہو چھا فتنہ انگیز کا تنہا

ہوں اینٹ بھاتا مگر بہ شہزادی میرے آگے کے عشق کی بار سے

اور اس کے لئے جہنم میں ہنزار - چنانچہ اس کے لئے ہر کام کیا اور دنیا

چاہے پتھر اور ہر کچھ بزر فقہ بھی نہیں آتا چاہے کتنا

رات و روز - شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

فتنہ معیار کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے شہزادہ کا نام ہے

راز دار - وعلیکم السلام کہوں صاحب آپ کون ذات شریف ہیں۔
 فتنہ عیار - ارے ہم چہنئے سبھا کہ آپ جیسے ہی کہہ رہی ہیں۔
 راز دار - ارے مان نہیں سے کہہ رہی ہوں۔
 فتنہ عیار - ارے میں میں مان میں پھر کیا کہتی ہو نہ۔
 راز دار - سو سے چراغ دیتا ہے یا بیونک دون کمار۔
 فتنہ عیار - ارے میری امان خدا را تمکد نہ مار۔
 راز دار - ارے یہ تو کوئی بڑا سحر اسلوم ہو تا ہے اس سے تو میں نے کہا کہ آپ
 کہیں ذات شریف ہیں۔
 فتنہ عیار - ہم نہ رنج ہیں نہ غریف ہیں۔
 راز دار - ارے بول علی سے شہزادی گسرتی ہے ورنہ تیری جان
 کے لون کی۔
 فتنہ عیار - پہلے تم یہ جاؤ کہ تم جاؤ گے تو نہیں ہو۔
 ملکہ تلی - نہیں ہم جاؤ گے نہیں ہیں مسلمان ہیں صاحب ایمان ہیں۔
 فتنہ عیار - تو سنئے حضور میں شہزادہ فرخ لقا کا عیار طرار و قاد مار فتنہ عیار مامدار
 ہیں اور اپنے آقا کے لئے لئے کو سخت بقیرار ہوں اونہیں
 کی تلاش میں بیان کیا آیا اور راستہ میں طرح طرح کے رنج اور
 صدمہ ادا کیا اور اور کے بیان تک چلا آیا اور میں آپ کو کسی جواب
 جاتا ہوں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہنے تو بتا دوں آپ ہمارے ملکہ
 عالی وقار ہیں فرخ لقا کے لئے بقیرار ہیں۔
 ملکہ تلی - واقعی تو سچ کہا ہے ایسا ہی موا ہے ہائے اوس کی تیغ
 ادا کی سبلی ہوں اوس کے لئے تیغ ابرو میں ابرو مائل ہوں ورا
 خود سے سن مرا حال نہاد جس مرض میں ہیں ان بجا و وہ
 جانتا ہے پھر نہ و نگار۔

منبر ۳۹ - چارپیت - دہن زلہ بروا - تال کروا

حزہ - مناسبین اے یا جملہ دل کا جانا۔

ملکی تلی

ذرا سن تو اسے غمخوار مرے غم کا فسانہ = ذرا
 او سکے عشق میں کیا رہی ہوئی تجب سے گرفتار - ہوا غم مرا غمخوار چٹا اپنا بیگانہ = ذرا
 لیجئے تھے دن وہ ہی آہ کرتے تھے وہ مری چاہ
 ہوئے ایسے کیوں گمراہ جو کرتے ہیں بہانہ = ذرا
 کیا ہوئے سے نہ یاد مجھے اسے رشک شمشاد۔

مرے ہو کر کے صیاد کیا دل کو نشانہ = ذرا
 کیا خوب ہی بدنام سمجھا اس نے اسے خوش کام
 کیا دھڑی میں بے آرام سمجھے غم ہے شانہ = ذرا
 او سکی دید کی بے دید لگی ہے محلو اُمید

دلکا شکل سے عید اور کیا نئے زمانہ = ذرا
 تیری فرقت میں اسے جان بے خود ہو انظر اس آن
 میرے ہوش و خرد اداس سن سہی ہو گئے روانہ = ذرا

مسدس - تحت اللفظ

فتنہ عیار

اے اہ حبیب عشق میں مبتلا نہ رہی کہ کیوں اس قدر ہے ہر میں تو اس کے بقول
 کیا لطیف وصل آگے اگر ہو نہ انتظار گلشن میں بعد فصل غمزن آتی ہے بہار

اب صبر کیجیے کہ الم کرنا ہے نصول ،
 کچھ دہرائے وہ سب سستو نہیں پڑا ہے حصول
 معلوم ہو تو دیجئے شہزادہ کا پتا کیونکر بتا کے وہ ہو آپ سے جڑا
 اسکی تلاش جا کے کروں میں ہر ایک جا لاؤ گا جلد ہو کہیں پہر جو مل گیا
 اسکی تلاش کئے لئے میں جلد جاؤں گا
 سوچ سے جا کے ہو بچوں تو کچھ کام آئے گا
 راز دار

شہزادہ چاہو سیہ میں اب بقیہ ہے کوہ مراد پر جو پڑانا حکم ہے ۔
 لئے گیا اسی سے وہ مدد کرے تو جا کے چاہو سیہ میں خوف بیم ہے
 شہزادہ کو بچا تا سب کے فریب سے
 شہزادہ بچاے گا ہر رنج و غیب سے
 منتظر

فصل چہارم - شہزادی ہم غریب کوئی ہیں ہمارے پاس خرچ نہیں ہے اور سفر میں
 شہزادہ سے لئے کی آس نہیں ہے اگرچہ خرچ محنت ہو تو
 ارحم عنایت ہو ۔
 بلکہ چلی ۔ یہ میرے لئے کا چند ہمارے یہ دو ہزار اشرفین کو بیک
 جاتے تھے سب کام چل جائیگا ۔
 فصل پنجم - ہاں حضور اب میں خزانہ جاؤں گا اور اس کام میں دل گاؤں گا شہزادہ کو
 خزانہ لائوں گا ۔

(بلکہ چلی کا ہمارے حصار کو دیکھو اس کا مار
 بیکر جاؤں)

دوسرا ایکٹ - یا پانچواں سین

سراے بچتہ - پردہ نمبر (۱۱)

(چند ہنگیوں کا ہنگ بیکر آنا)

نمبر ۱۱ - زلہ ماٹہ - تال کسروا

روزہ ساندی کے ہنگ۔

سب ہنگی

ہنگ میں کون ناگری چاہن جی دیوہ یا کے ہنگ - ہنگ
سانہ برس کا ختم لاسے صورت سیاہ ہنگ - سولہ برس کا موری عمر لاکھیں ہون
میں ہنگ - ہنگ

کبر طمی کر کے نہ منہ میں دانت ہیں تہہ پاؤں میں ہنگ
پتیلے تارسی روز ہی گاڈی دیکھو بنوئے کے دنگ
شادی بیاہ کے سب تے سنگاتی اور گئے شل ہنگ
خیم کے ساتھی آتا تانے کرم کے کوڈ ناہنگ
جگڑا ناؤ ہنگ شستی کرتا ہے روزہ . . . ہنگ
اس کوٹ سے سنون اب بھی ہنگی میں ہنگ - ہنگ

منشہ

ارے بھائی لنینا ڈرنا آسمن گر پڑا زمین اوپر چلی گئی۔

(ننہ عیار کا لباس شانہ میں آنا)

فتنہ عیار۔۔۔ ماہ بے نشہ بارہ ذریعہ خبر نہیں کہ زمین اوپر گئی تو کھڑے کس خبر ہیں

ان سے پوچھو کہ کیوں بھائیو یہ تم کیا گارتے تھے یہ کس سے
سنی تھی۔

سب۔۔۔ ارے بھائی رنڈی مثل جان صاحبہ

فتنہ عیار۔۔۔ اچھا وہ ہمارا وہ کہاں گیا ہے۔

سب۔۔۔ وہ آ رہا ہے تو کیوں ہمارا سخر کہا رہا ہے۔

(شیخ سلاہ و کا بیع لئے ہوئے آنا)

شیخ سلاہ۔۔۔ کیوں بیان کیا دیکھ رہے کیا جگہ چاہتے ہو آئے تشریف لائے
تکلیف نہ فرمائے۔

فتنہ عیار۔۔۔ اچا کوئی عمدہ سا گھر مہدوت کے لئے خالی کراؤ۔

شیخ سلاہ۔۔۔ حضور! ہمارے ملک کا یہ دستور ہے اس سے آگاہ کرنا

مہرور ہے کہ یان پہلے جکا کچھ نہیں مہانا ہے اور شرح بھی زیادہ

تیا نہیں جاتا ہے مگر بعض بعض تو ایسے ایسے ناقص العقل

آتے ہیں قیمت زیادہ سمجھ کر نہیں دیتے بلکہ جنل خانے جانتے ہیں

فتنہ عیار۔۔۔ (خود) اوہو یہ کوئی امر ارے یہ ہٹیارہ ہٹا تر طرار ہے (ہٹیارہ سے)

مان تو شیخ جی یہ کوئی بات نہیں ہے مہدوت ابے کچھ نہیں

نہیں کہ دام نہ دلو بہتہ سمجھئے۔

شیخ سلاہ۔۔۔ اچھی حضور! یہی گل گلی معاملہ ہے کہ ابھی زما یہی نہیں گزرا ہے

ایکدو اب عظم خلق کسی فرخ تھا بیان آئے تھے آخر میں خرچ

ساتھ نہیں لائے تھے مجھے جیب شام کو حساب سمجھایا تو ایک
نزار اشرفیان ہو میں اونہوں نے ایک جہ بھی نہیں دیا جب میں
ناچار ہو گیا تو جل خانہ کی سیرکرائی اونٹنی کرنی آئے آگے آئی -
فتنہ عیار - اور ہو یہ تو آکا پر ہاتھ صاف کر چکا ہے اب میں نزار چکھاتا ہوں خوب
ہی گت بناتا ہوں -

ہاں جی شیخ جی ایک نزار اشرفیان تو کوئی بیڑی بات ہی نہیں مگر
وہ بکری سے ہی ہونگے ابدولت تھارے بہان ساتھ دن
بیسر نیچے ہفتہ کے آخر میں حساب صاف کر نیچے ابدولت کے
پاس جو اسرات سب زیادہ ہے سب کو فروخت کرنے کا ارادہ
سے فی الحال ایک نزار اشرفیان کالو ہمارے پاس رکھ کر اکثر
سائل آتے ہیں تو واپس جاتے ہیں تو ابدولت نزاراتے ہیں
مگر پہلے ان بنگلہ دیون کو تو نکال دو یہ سب شور کرنے ہیں ان کو
بمکال دو -

شیخ سلاو - بہت خوب میان میں جاتا ہوں اور ان کو سہی لئے جاتا ہوں نزار
اشرفیان ابھی لاتا ہوں چلو بے بنگلہ دیون یاں سے ہاگو کوئی
گہرا اور جا کے دیکھو ہالو -

(بنگلہ دیون کا جانا ہمارے کامی اندر چلا جانا)

نمبر ۲۱ - انگریزی وزن جو میں سندھ ہر سال کھڑا

طرز - جانا ہا سنون اکو مہری -

فتنہ عیار

لوٹین کوٹون اکو مہری بن قاتل لوٹون ہر دم میں

ہر ملک یہ آدھکا اور ڈھونڈیگا عالم میں اب جھٹ پٹ حکمت کرکون
 اب جھٹ پٹ فطرت کرکون بدشمار سے نابکار پوٹار سے بدلا
 کجہ ٹکڑے چل کرکون میں دم دیکھ طبیعت کے کون میں
 آگاہا مادہ واہ جو میرے آکا کا بنن ہے کب بچتا ہے وہ عالم میں ۔ لہٹون
 شش

شیخ سزارو ۔ لیجے سرکار یہ ایک ہزار اشرفان حاضر ہیں کہ حکم فرمائے
 فتنہ عیار ۔ ان اب حاضر تیار کراد سب تیار ہو جائے تو حاضر لاؤ اور ان سوار
 مبدول کو گلے سے زیادہ شوق ستا اور کباب شراب سے
 ہی از حد ذوق کے فرا مشرف سے عہدہ عمرہ زندہ باستان اور گوتے
 ہی ملاؤ مبدول کا ناسکے کچھ غم غلط کر بیٹھے اور ان سب کا خام
 آخر جھقربا کے گرد تر کو سب مبدول آئینہ وقت میں خم کو
 مالا مال کیا بلکہ نال کر دینے گردن میں اچھی ہودن ۔

شیخ سزارو ۔ بہت خوب دولت دار ایسے والا مالدار کمان تھے ہیں سرکار
 (جانا بیٹا رو کا فتنہ عیار کا خود بخود گنا)

فتنہ عیار ۔ بادہ گھنار کی ایسی تھی ۔ سا قیادہ و سکار کی ایسی تھی
 گھر عہدہ کا نہ جلا یا مبدول ہو تک دیا ۔ بہت تیر سے کا ضرر بار کی ایسی تھی
 ایسے ہشیار سے دل آزار کی ایسی تھی
 (ہشیار کا عہدہ زندہ باستان ایک گوتے کو لانا)

شیخ سزارو ۔ لیجے میان یہ سب طالب حاضر ہیں یہ گویا بی اکال کی ہوا تھی
 کا لایے از حد ہو کہ ہے ۔

فتنہ عیار ۔ اچانک لوگ کوئی ہولی کار سیاہ سلی بہر تندی مسادہ ہو کچھ
 ناچ ہی دکھاؤ ۔

نہایت درسیا - دین زلہ سنگ کو پڑا ہیک کا

طرز - "دور ما جاگ کک جا سٹارے کرانے پچائے۔"

اندرا اول بانئ

درمیں بری کلارنی ٹپ ٹپ رنگ چوائے - دورو پیچہ پیریم کر موری سے پلائے۔

سب کانن لال چائے

رنگ فعل میں چائے سکے پہلو میں پیچ چوائے

آدھی لواتا سٹارے سے تین پیریم سے پلائے پیریم سے پلائے پیریم سے پلائے

انی دیکھ پائین سے تنی باتھ ٹپٹارے سے گچی تنی باتھ ٹپٹارے

نندیا موری کیون (اڈا) سے - موری

موری نرم کر بیان بل کھائے گئیں پیا چائے دے بیان ارے طبعی موری چلتا ہے

بیان لاکھن تارسی بیان - موری

سہی انگلی کے بند ٹوٹ گئے سن پٹ اندری ارے بیان سن پٹ اندری

چوڑیاں کرگ گئیں سدا - موری

دو دس ساس نندیا جاگ رہیں کچھ لاج بیا کر ارے موری کچھ لاج بیا کر

مورے تنک ہو دیا کر = موری

ہمیں آدمی رات لطیفہ پائے لگی نہ آنکھ ہاری ارے بان بان ارے لگی آنکھ نہ

ہماری بنتی کرت ہون ہماری - موری

منہ

فقتہ عیار - واہواست اچا کیا بات سب بزم کوئی داد ما جبین شری

ہون مناؤ -

منہ ۳۔ دادرا سوہن زلہ جھوٹی تال نکٹ

طرز۔ " پی سے راجا تھارے ننگ بنگارے۔"

الحد رکھی جان

بگی آجا ہماری لاگ جتیاں رے رے بگی آہ جتیاں رے رے دن رتیاں رے رے بگی آجا
تھادی یاد میں دن رات صنم رہتی ہوں غم فراق کے صدمہ ہزار سہتی ہوں
سحر کو چاہ میں لہر کے ہستی ہوں اور شب کو کر دین کے سے یہ کی کستی ہوں
ہمارے ننگ میں کیسی کینی پیا گشتیاں رے۔ بگی آجا

غم اور دہر لوگوں سے ہجر کے خوف و خطر اور میں مڑ پا کر دن ہجر میں بادیدہ تر
تھے اس گرمی صحبت کو چھپے جسم دھگر آتش رشک لٹائے مجھے لنگاروں پر
چلون برہا گن سے سگری زتیاں رے۔ بگی آجا

سخت میدا مرا خفتہ ہوا آیا زوال سونا تجھ سم بدن پاس ہوا خواب خیال
رات دن تیری ہی صورت کا مجھے دلہہ طال دیکھتے کس طرح حاصل ترا سجاوہ وصال
یاد آوت ہیں پیارے توری تیاں رے۔ بگی آجا

آپ جان اور دن سے نل مل کے خوشی و تسکین
ہم بیان اپنے نصیبوں کو پڑے روتے ہیں
نہ دن کو چن لے ہے نہ شب کو سوتے ہیں
تیرے خیال میں ہم عمر ساری کہتے ہیں
کبھی بٹھاؤ نظیر آپ ہمایاں برج سے۔ بگی آجا

محقق

فہمہ عیال۔ اجاوا و اکیا کنا اچا جی آپ ایک رسیا پیر تھری اور سناؤ شیخ جی تم

شراب لاؤ۔

نمبر ۲۴۔ رسیا۔ دہن سازنگ تال کہروا

طرز۔ "کانا لاگورے دیورا۔"

چندر مکہ معہ اندر اول بابی

کانا رکت ہی ڈگریا کیسے زیر برن کو جاؤں زیر برن کو جاؤں کیسے بنیان بہرن
کو جاؤں بارہ برس کی سوری عمر یا کو لا جو بن اور تلی گریا لا جن مر مر جاؤں۔ کانا
چندری چٹک سوری بیان مسوری سیس کی مورے گاڑ پوری بیچ کیل کرے

جیل ٹھوڑی

نظر جاے جب سگ پت میری کیون نہ زیر برن کہا دن = کانا

مقف

فستہ عیار۔ واہ جی اندر اول اور چندر مکہ اور واہ جی بی اندر کہی تیکو خدار کے

خوش خوب ہی گامین شیخ جی ان کو انعام دو دو سواشرتی دیدو

ہاں میان گوے تم ہی کوئی ٹھری اچھی سناؤ تاکہ تم ہی انعام

پاؤ تم لوگ آؤ شراب پیو پلاؤ او تیکو جی کو باہر ٹپاؤ۔

(گوتے کاگنا سب کا شراب نیا پلاؤ)

نمبر ۲۵۔ کھری۔ کوو تک۔ تال یکتاہ

طرز۔ "بیک چلی بیک چلی۔"

میان سرگرم ہٹ چٹی

اسے چند رکھنوں چن کر کھول کر دیکھو ہر سوہت گے ال شام رنگ
 محبت و محبت اور ایک چوب ڈوب اور ایک تھاری۔ اسے چند رکھنوں
 بنیا کرین سدر لا لکھے بی تھری سب ایک برہنہ
 نظیر آج شاگ چتر سگر لکھی اور ادبا تھری سے کھیر طہاری۔ اسے چند

فقہ

فقہ تعمیر۔ واہ واہ صاحب خوب ہی گاسے کیا کسنا آخر افراد سادہ رنگ ہو
 رنگو یان ہی سب شرفا گھن شیخ جی ان کو بھی تین سو اشرفیان
 دید و اور سب کو رخصت کر دہم آرام کریں گے۔

شیخ سلاو۔ بہت خوب مہربان چلے سب صاحبان انعام لو اور رخصت
 ہو میان اب آرام کریں گے۔
 سب۔ بہت اچھا شیخ جی ہم جانتے ہیں آپ اسے کیوں کہہ رہے ہیں۔
 (سب کا جانا فقہ عبارت کا گیم اور لٹینا)

فقہ تعمیر۔ اب میں خزاو کانا ہوں اڑ پھو ہو کے اس کے چائے لگاتا ہوں
 معلوم ہو گا کہ کون نواب عالی وقار ملا تا اب ان میلن کو رہتا...
 چوڑ بن اور فتح نقائی فکر کہیں جا کے کریں۔
 (بنا ہوا کا آنا)

شیخ سلاو۔ ارے میان اڑ پھو اوسیان اڑ پھو ارے یہ تھری کون بار تھری
 ارے سامری کیا امر ارے ہاے برے لوٹ گیا ارے
 جڑا دے گا ہوا ارے نواب کا ہے کونسا کوئی ڈاکو تھا ہے
 اللہ کبار روشن کس سے کریں۔

دوسرا ایک چٹا سین

راستہ جاو گرا - پرودہ نمبر (۱۳)

(فندہ سیر کا اپنی تعریف کرتے ہنستے آنا)

نمبر انگریزی وزن - دھن مین کیان تال کروا

طرز: صورت سیرت مین بندہ - ۵

نغمہ عیار

حکمت فطرت مین الہا ہر فن کامل ہون اعلیٰ
 پروردگار شکل بد نہ شہر مین جگہ راہ جی دا
 غائب ہو کر گھر گھر سر کر جو ہو نہ کھانگ لیک بند اواد اوایہ خوب خوب طریقہ طرفہ یہ نکلا
 چھپکے ہر ونگا کمر وزن گامین ہی ایک ہی ہون ہو شیار سارے عیار و ن مین
 سب جانثار و ن مین شاہی دربار و ن مین بادن گانام عیاری دکانا گاسب کو
 ڈراون گا

دل جل مچاؤنگ مین صبح و شام مین کوئی دیوتا نیلے گھر لوٹن در لوٹن ساری سبتی
 ہر کوئی لوٹن گھر دیکھا آقا کام ہی ہو سب پر اسطبل پانچے مین کاہ حکمت
 (جاو و گرون کو آتے ہرے دیکھے کنا)

مشقف

آہایکونی حاکم شرع آتا ہے اب میں گیم اورہ کے چب جانا ہوں
دیکھو پھر کچھ راگ لانا ہوں۔

(گیم اورہ کے چب جانا جادو گردن کا شور
مچاتے آنا۔)

نمبر ۴۔ انگریزی وزن۔ دہن نہ لے سہڑ اتال چاہر

طرز۔ دشت کبیرا بیل۔

سب جادوگر

اگر وہ سامری میرے آقا میں چہن ہر گڑی نام تیرا
نیرے تابع ہیں سب بیروانا لونا چاری اور دی گلیا
نرسنگہ دیو تادیو کھوا پیر محمد۔ تنجک کرتے ہیں سجدہ ۔۔۔ اسے گرو
جہان ہو کر و تیرا پیر الگ دیو دی گلیا بدگ لگاؤن خون چڑہاؤن سحر جگاون پوری
ہو آسادل کی سہی۔

مشقف

ختمہ عیار ہے ہو سجا ہے ہو سجا آج ہمارا من اتی پر سن ہے تم کل تمہاری
سہا میں ایک لڑکا بیٹ کرانیتے تم کل سب کو بلانا اور کھانا بلانا
غیب شراب کباب اڑانا اور ہزار انگریزی کی برابر سونا اور دس تھان
ریشمی ہماری نظر کو رکھنا۔
سب جادوگر بہت اچا ہے ہے ہے ہو سامری کی ہے ہو سامری کی۔

طوفانِ فلک - ارے فوراً تم لوگ سب جادو اور دربارِ سجاد -
 (جادو گردن کا جانا فتنہ عیار کا ظاہر ہونا)
 فتنہ عیار - اب پورا ہتھ مارا دو نزار اشتر خیان اور سب ملی ہمارا میں جادو کا اور
 شتر آپ میں ان لوگوں کو دو اس کے بیوشی پلاؤں گا اور عدم کا راستہ
 دکھاؤں گا شتر اندہ کو غرور چھڑاؤں گا -
 (فتنہ عیار کا جانا)

دوسرا ایکٹ - سالوان سین

ہنگر سجادریار - پردہ نمبر (۱۲)

(سان میں باری باری سے ہر ایک بہت
 چڑیل کا آنا)

ابیات تحت اللفظ

کبیر ابوت - میرا نام کبیر ابوت سے مجھے رنج و کلفت حرام ہے
 بیون روز ساغر جام مل یہی ہر گھڑی مجھے کام ہے
 (نیلا ابوت کا آنا)

نیلا ابوت - اس زمین پہ جب میں سان کی سرشام پیدا میں جب ہوا
 گر آسمان سے میں جس گھڑی مرا نیلا ابوت نقب ہوا

(سنسری بہوت کا آنا)

سنسری بہوت - مرانگ وند سنسری ہی کجے گل نہیں ہے طرائی بن
مرسے زور شور کے سامنے نہیں ہٹتا کوئی بیڑ جن

(سب تنگ بہوت کا آنا)

سب تنگ بہوت - مین ہر ایک رنگ ہون اسلے کہ جمل ہو لوہا ہی مین ہی
مین ہر ایک رنگ ہون اسلے کہ اوٹا لون سر بر زمین ہی

(کو اچڑیل کا آنا)

کو اچڑیل - کو اچڑیل اب نام ہے ہون سب کی سر دار

غش کیا جائیں سیکڑون جہدم کردن سنگار

(ٹوٹیاں چڑیل کا آنا)

ٹوٹیاں چڑیل - ٹوٹیاں صنم کے نام سے ہون سب مین مشہور

ادھیل کو زمین بار جائیں سب بندہ لنگور

پدم شکر سی چڑیل - پدم شکر سی ہوتی ہون ہے سب کو معلوم

تنان تین استاد تھے جلی سب مین دہوم

(ڈنپو چڑیل کا آنا)

ڈنپو چڑیل - نام ہے میرا سان مین ڈنپو بڑی بد ذات

ناج پے میرے ہر گڑی جی کو دین خبات

(سب جادو گردن کا آنا فتنہ عیار کا بھی آنا)

طوفان فلک - ارے لادہ سے آری کا سان لاو -

فتنہ عیار - سچ آج تو نے بڑا کام کیا کہ افضل کے بیٹے کو قید کر لیا ہے اب

فشارب سنگا وادہ لویہ خاک چمر جمشید کی ہے سب بوتلون مین

لاو اور ہم اب جاتے ہیں بکھر اور کام ہن میان شکل قیام ہے

لاو تھاری نڈر لاو ادسکو طہر چڑیل ناو -

دوسرا ایکٹ - اٹھواں سین

کوہ مراد بازار گلان - پردہ نمبر ۱۴۱

(مرالہی کا یاد خدا کرتے نظر آنا)

نمبر ۲۹ - ترانہ - دہن للت - تال جھومرا

طرز - "اوانک شان توری نیازی -"

مرالہی

خالق پاک ذات تو ہے باری ہے اعلیٰ اسے سولا تو اولا بلا لائیری کرتا رہی
 ہے سب سے بڑی تیری شان رحمان تیرا نام ہے لب پر جاری
 ہے ایک رنگ تو واحد تیری رحمت ہے سدا تیری رحمت ہے سدا
 جاری — اودخالق

(فخ لقا آنا)

نمبر ۳۰ - کہنما - دہن گور سارنگ تال - وادرا

طرز - کیا ہی تہا نور و صبح و -

فخ لقا

حاضر تھان و عرس پر اسے باصفاد و داد کہ گئے غم سے ہو شفا
تہا قید میں ہی گرفتار میں تھا سخت مجبور ناجسار . . . میں
دو نسخہ ہو با دن با کھار میں دو داد کہ گئے غم سے ہو شفا

شہسوی - تحت اللفظ

مہر الہی - بیان ٹیک وقت پر آہو سچا یہ لوح عالم کے تو سے جا
دیوانہ عشق ہو نہ جانا - اس لوح کو سب ہی سچا
یہ لوح اگر کہیں گدائی - دشوار تیری ہی ہر رہائی
طوفان فلک سے سخت مکار - ہر وقت تو اوس سے رہا ہو شیار
سے تجھ خدا کا فضل لجا - جا جلد عالم فتح کر کے
(لوح دیکے مہر الہی کا جانا رخ تھا کا خوشی
ہونا)

منبہ - انگریزی وزن سخن زلمہ کافی - تال دادرا

طرز - "جلو نمکے مارین نہ در گم مارین -"

فتح لقا

ہو افضل خدا جلو سخت کہو ازین نقش ترا کہین اتو دغا کہین چلکے رہا
جلو مارین مارین کہی اسب نہ مارین جہا پہ چلتے دین بڑا کام ہوا - ہو افضل
سے برسی دلاوری دکھوری دکھورین دکھورین دین مارین بھاری بھاری دکھورین
مان مان ان خالق تو - کہ غبار او ہر او ہر سے پہر کے چلکے جادو دین ملے -
ہو افضل

دوسرا ایکٹ - اسٹوان سین

کودہ مراد یازار گلان - پروڈکٹ نمبر ۱۴۱

(مرالہ کا یاد خدا کرتے نظر آنا)

نمبر ۲۹ - ترانہ - دہن لالت - تال جیو مرا

طرز - "او ننگ شان توری نیاری" -

مرالہ

خالق پاک ذات تو ہے باری ہے اعلیٰ اسے سولا تو اولابالا تیری کرتاری
 ہے سب سے بڑی تیری شان رحمان تیرا نام ہے لب پر جاری
 ہے ایک رنگ تو واحد تیری رحمت ہے سدا تیری رحمت ہے سدا

جاری — او خالق

(فرخ لقا کا آنا)

نمبر ۵۰ - کہٹا - دہن گوڑ سا رنگ تال - دادرا

طرز - "کیا ہی نہا نور و صبح د -"

فرخ لقا

حاضر ہوں وعدے پر اسے باصفادو دوا دیکھ گئے غم سے ہوشفا
تہا قید میں ہی گرفتار میں تہا سخت مجبور تاجبار . . . بین
دو نسخہ ہو باؤن باکرمین دودوا دیکھ گئے غم سے ہوشفا

نشوی - تحت اللفظ

حمر الہی . بیان ٹیک وقت پر آپہ پہنچا . یہ لوح طاسم سے تو بے جا
دیوانہ عشق ہو نہ جانا . اس لوح کو سب ہی سمجھنا
یہ لوح اگر کہیں گزرائی . دشوار پتیری ہی پر رہائی
طوفان فلک سے سخت مکار . ہر وقت تو اس سے رہنا ہوشیار
سے تجھ خدا کا فضل لجا . جا جلد طاسم فتح کر کے آ
(لوح دیکھے حمر الہی کا جانا فرخ نطق کا نوشی
ہونا)

نمایاں - انگریزی وزن میں نظم کافی مثال دادرا

طرز - "جلو غلبہ کریں نہ درنگ کریں۔"

فرخ لقا

ہوا افضل خدا جلو تخت کرا نہیں نقش واکرمین ز تو دغا کریں چلکے رہا
جلو مارین مارین کبھی اس نہ مارین چاہ چلکے ڈاکرین بڑا کام ہوا . ہوا افضل
سے برسی دلا دہی دکھ دہی دکھ دہی دکھ دہی دکھ دہی دکھ دہی دکھ دہی دکھ دہی
نان مان ان خالق تو ہے غبار اہر او ہر سے پہر کے چلے جاو دین ملے .
ہوا افضل

دوسرا ایکٹ - نوان سین

محل طوفان فلک - پروردہ نمبر (۸)

(طوفان فلک کا نظر آنا ایک منبر کا خبر لا)

مسدس تحت اللفظ

جاسوس

سنا سہ پہ سائیر ہے سامری کا جیسے دن زور جادو گری کا
کسی کو نہ دعویٰ ہے ہمسری کا ہو شہرہ ہراک سہ تیری بد تھی کا
اگر ہو اجازت تو کہوں زبان مجھے عرض کرنا ہے حالِ ننان

طوفان فلک

اجازت ہے جلدی کو ماحسرا دیا کیا کسی نے یہ صدہ نیا

جاسوس

سریا قتل حاکم کو عیار نے زمانے کے سکار طرار نے
وہ فرخ نقار سے ہٹ گیا نہ جانے وہ کس سمت راہی ہوا
غضب اور ہی ہو گیا تا جہار فراری ہوئی تہی ہی تا مدار
طوفان فلک

مرے عہد حکومت میں ایسا فتنہ
ایسی دریافت کرنا بہن بہن ہے وہ پھر
ذمائی بجا نایع جادو کارین سے نکل آنا

اسے راز دار طلسم حاضر ہو۔

مریخ۔ سب لادون جوشہ کا فرمان ہے۔

طوفانِ فلک۔ اسے مریخ عبارتوں نے سرا دیا ہے حاکم کو قتل کر کے

فرخ لقا کو چڑایا ہے اس تو تباہ فرخ لقا کمان سے اور اس کی برائی

میں کیا اسرائیل میں ہے۔

مریخ۔ حضور کا دونا اقبال ہو دشمن پال ہو مریخ لقا کو مراد سے لوحِ ظلم

لئے آتا ہے جادو گر اس کے سامنے جاتے ہوئے تہ آتا

ہے لوح کی برکت سے جادو کچھ اتر نہیں کرنا ہے وہ اسی

کے رستہ میں کہیں ہوگا۔

طوفانِ فلک۔ اسے مریخ جادو کسی غریب سے لوحِ ظلم تم چین لادو

مریخ۔ بہت خوب حضور میں جاتا ہوں مکہ قبل کی صورت بیکے او سے دکھاتا ہوں

اور لوحِ ظلم چین کے ابھی دکھاتا ہوں۔

طوفانِ فلک۔ اچھا اور میں تو وہی تیری مدد کو ابھی آتا ہوں۔

(دونوں کا جلو سے جانا)

دوسرا ایک - سوالین میں

قید خانہ جادو کا پردہ نمبر (۱۵)

نمبر ۵۲۔ غزل۔ جوہن امین کلیات تال قوالی

طرز۔ "فراق جان میں ہے ساقی۔"

جوان بہشت

جمال جانان کا منظر ہوں دیکھا اور نہ ہے نقاب ہو سکے
 اور محاوروں سے دوری کا پردہ کر دے گا اب جواب کر کے
 اجی پیہری جو کہتے تو کہ کون ہے تو پر سے ہو نہ فر
 کروں خوش آمد سناؤں کب تک حضور والا جواب کر کے۔ جمال
 کہا جو میں نے کہہ چوقف گئے وہ کہنے زبان سنبھالو
 تمام شب وصل کی بسیر کی یں سوال دو جواب کر کے۔ جمال
 کسی کو دام بلامین پانا کسی کو شک جفا میں پیا
 فلک تیرے ہفتے سے کیا آواز مانہ کا انقلاب کر کے۔ جمال
 بڑا ہوا اس عشق فتنہ گر کا گیا غر سے دل و جگر کا
 جہان میں اس نے کیا فیض پایا ہماری مٹی خراب کر کے۔ جمال
 ادا از غمرے سے اون کا کسا کیا لطف و شادمانہ وصل کی سب
 خدا نے مجھ کو غضب میں ڈالا جینوں میں اتخاب کر کے۔ جمال
 ہماری صورت سے بھی ہے نفرت سناؤں کس کو میں دل کی حالت
 نظیر بے سود ہے آہ و نالہ کرو گے کیا اضطراب کر کے۔ جمال
 (آنا فرشتہ نگار کا)

نمبر ۵۳۔ مکتبہ۔ جوہن زلہ بروا۔ تال کسروا

طرز۔ "میں بلوائی دل کے کانے۔"

نور شید نگار

نہ جان سچی آخر بچانے سے نہیں مرے ہوں بابہنگار سے اسے نہ جان
 آج شہزادہ ہی اجازت کے لئے آئی ہیں تیرے ساتھی کی صحبت کے لئے آئی ہیں
 بے راضی رہائی کو تیری آتا ہے وہو کا دینے کو ہر عمر اوستہ جاتا ہے
 کہہ تو جاؤں ابھی اوس کو بچاؤں رو کوں اوستہ جا کے بہانہ سے رہے

نہ بیان
 مستحق

جوان نجات - اسے شہزادی نور شید نگار واپس عاشق جان نثار افضل
 کے کئی لڑکے ہیں میرے چہرے کو کون آئے ہیں آخر یہ
 ماجرا کیا ہے مجھے کس سے سنا ہے -

نور شید نگار - میرے باپ نے رازدار طلسم کو ٹیلا یا ہے اور اوس نے حال
 بتایا تھا اور اوس سے یہ بھی کہا تھا فرخ تھا آتا ہے اور لوح طلسم
 نور شید نگار لا آتا ہے اوس سے جا کے وہ لوح چھین لے
 اور اوس کو ہنر کا نباد سے بین جاتی ہوں جو ممکن ہوگا گردن گی
 اوس کو بچاؤں گی یا خود ہی مردن گی -

جوان نجات - ابھا ہلاری تم جلدیو کچھ تھنہ ہو کے وہو کو دکھاؤ -
 (جوان نور شید نگار کا)

دوسرا ایکٹ - گیارہواں سین

راستہ گنگل پر وہ چلے (۵)

(فرخ تھا کافقہ عید کے ساتھ آنا مرغ کا)

مفقہ
ہی آنا

فرخ تھا۔ اسے شانہ او کیا کر رہے ہو کیا لوح ظلم ہے آئے۔
ان ان پیاری لوح ظلم علی گویا قسمت گلی اب جانا ہوں سب کو

میں۔ چلا تا ہوں۔
پیارے گھمیں وہ کہ میں تو نہیں آگئے طوفان فلک نے کوئی کرشمہ نہ
دکھایا ہوا اس کا قاعدہ ہے کہ اکثر فرضی انسان بنا دیتا ہے اور
جوئی لوح ہی دلاؤ تیا ہے۔

فرخ تھا۔ نہیں یہ لوح وہ نہ ہونی تو حکیم نے کہوں نہ بتایا اس میں شک ہی نہیں کہ
ضرور وہ ہی لوح ہے۔

میں۔ خیر ہوگی ذرا لاسے میں بی تو دیکھیں اگر واقعی وہ ہی لوح ہے تو تم
ناحق ہی ہو مضطر۔ تو میں بہت خوش ہوں۔

فہمہ عیار۔ مگر آپ کیا کر گئی اس لوح کو دیکھ کر یہ وہ ہی لوح ہے تم ناحق
مضطر ہو نہیں ستمزادہ این کو لوح نہ دکھاؤ اپنے پاس رکھو
قدم بڑاؤ۔

فرخ تھا۔ اے براہ راستی مجھت کیا ضرور ہے اب کیا فہمہ عیار ہے کہ
سکھو پیاری دیکھو یہ وہ ہی لوح ہے اس صاف کو کام میں

لاؤ اندھ سج تہا -

(فرخ تھا کا میچ کو لبرج دنیا اوس کی اصلی
صورت ہونا)

میچ - عظیم گبر باش فرخ نظامین میچ جاو -

(زمین کا پاؤں فرخ تھا کے پکڑا ہتھکڑ
کا ہاتھ جانا طوفان کا آنا)

فقتہ عیار - اب جناب پھر میں غائب ہونا نہیں میں ہی اس و لعل بہت پس
رہوں گا -

(مکہ تہلی کا مہراب کے آنا)

مکہ تہلی - اور میچ بے ایمان ابھی لیتی ہوں تیری جان -

میچ - جان یہ رنگ سے اچھا تو ہے لوسی - (مکہ تہلی کا پس جانا)

مکہ تہلی تو تو ہو چکی اب تم لوگوں کی خبر لیتا ہوں
(دوا بیک کو بلا مارا اور کھڑکی پر لٹکا دیا)

کا کے گولام میچ کو لانا اور سب کا بیک ہونا

دوسری طرف - سے طوفان فلک کا لبرج میچ
سے لیتا اور غیب غصہ سے کہنا

طوفان فلک - میچ گبر انانین میں اس گیسو بریدہ سے سمجھ لیتا ہوں
دیکھ تو کیسی دولت دیتا ہوں یہ میری سکھائی میرے ہی گبر پر آفت
لائے -

کیسا ابن النضر تھا یہ برف - یہ سبجانہ جان کا دشمن

شیخ سعدی کا یہ سبجانے سخن - کس نیا منہ علم تیرا من -

کہ مرا عاقبت نشانہ کرد - فرخ تھا اب نصف چہرہ کا ہو جا اب ہوا
دل مرا اٹھڑا -

فتح تھا۔ کہ بن میری یکت ہو گئی۔ حضرت دلی بدولت ہو گئی
 اس کے بارہویسی غفلت ہو گئی۔ یک بیک برگشتہ شرت ہو گئی
 زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں میں۔ خود سجدہ اب بہت محبت ہو گئی
 فتنہ عیار۔ اسے شہزاد سے آسیب مبتلا رہنوں
 خدا کے فضل سے یلوس میرے پار ہو۔ بقول میر حسن
 او سے فضل کرتے نہیں لگتی بار
 نہ ہو اس سے یلوس اسید وار
 اب میں جاتا ہوں دیکھو کیا رنگ لاتا ہوں اس کے چہچہ
 چہچہ چہچہ ہوا رہوں گا حطرح کا مو قہ ہوں گا و بیابانی
 علی میں الاؤن گا انشا اللہ تعالیٰ لوح طلم لاؤنگا اور تم کو اس قید
 غم سے ضرور چڑاؤں گا رہ تو بیٹا طوفان فلک تنکو میں اس طرح
 سے اردن گائے سے حال پر مرغ و ماہی ہی افنوس کر نیے۔
 (سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ۔ پارہ ہوان میں

علی بن ابی طالب کے چہچہ (۲)

زہد فانی فلک کا مہلن کو کون بہا ترس
 کرتے دکھائی دیا

منہ ہر نخل - ہن زلہ جنوئی - مال قوالی

طرز - ماہر مرگہ رنگ ملا با عجب انگسار میرا

طوفان فلک

افسوس کیسے نہ لکھیں عیار میری لڑکی	کمی زیت میری تو نہ لکھیں عیار میری لڑکی
ایسی نہیں تھی غلیبہ سید تھے ہرگز	کہ دوسری بھی ہوگی سگار میری لڑکی
جیسے ہوئی ہے ملک شرمندگی و خست	ایسی نوکسی کو زنا سب میری لڑکی
دل میں انگسار ہے یہ عیار میری لڑکی	تم نہ لکھو ہو کے لکھیں بیکار میری لڑکی
انسان کے دم میں آگے تھے گزالی حکمت	تیمبر خدا کی تو دے پتھر میری لڑکی
دہبہ لگا یا تھے عفت میں اپنی بے حد	تم دو لون پر لکھتے ہو میری لڑکی
آتا ہے ہی دل میں کہ نہ ہر کمال اس دم	ہو جاؤں اس جان سے فی الحال میری لڑکی

منہ ہر

خیر خواہ - حضور اس قدر راہ وانوس کرنا کیا ضرور ہے دنیا جان میں بڑے

بڑے فعل بال بچے کر گذرتے ہیں تو کیا دن کے غم میں باپ
 تو مٹی مر جاتے ہیں آپ ناحق اپنی جان جلاتے ہیں وہ اپنی
 کرنی کی سزا پائے گا آپ تو کوئی گوسے یار مذہبان بلوائے
 در بدر سجائے دل بھلائے یہ خیال دل سے نکالئے۔

طوفان فلک - افسوس مرتخ جادو کو تو چوٹی لڑکی نے مار ڈالا خیراب

ہی کے میرے ہاتھ بالا اس چوٹی لڑکی کو تو قید کر دے جب
 طرح طرح کا تکلیف اوٹا لگی تو دشمن عاشقی بھل جائے گی اور

سامری نے چاہا تو ضرور راہ پر آئیگی اور میری لڑکی کو بھی قید کر دے
اور ہر قسم کے عذاب دو چو بدار اداں دونوں ناپاکوں کو جیل خانہ
پہنچا اور کہنا کہ ان دونوں پر بدہ کیسوں کو خوب عذاب دو اور
کوئی عمدہ عمدہ کوئے بلالہ و جشن جمبیدی ہو مغرب ہی عمدہ عمدہ
لاؤ مٹادی پہراؤ۔

چو بدار - بہت خوب حضور جاتا ہے یہ مزدور۔
(جانا چو بدار کا)

دوسرا ایکٹ - تیرہواں سن

شہر شاہ پہاگ - پردہ نمبر (۲)

نیشہ

(مٹادی نواز کا آنا اور فتنہ عیار کا بھی پیچے آنا)
فتنہ عیار - ہائے کیا غفلت ہوئی کہ لوح ہاتھ سے گئی بادشاہ عالم قلورین
چلا گیا اب میرا کچھ زور نہیں چل سکتا ہے فتنہ جادو کے زور سے
محفوظ کر دیا گیا ہے بلا جادو جانے ہوئے اندر جاہنن سکا تھکی
حیران ہے کہ کیا کر دے۔

مناوی نواز۔ خلق خدا کا ملک شاہ طوفان فلک کا کل جن جہدی سے ہمارے
سامری کا حکم ہے۔ سچ کہ کل کے دن لوح طلم لٹائے پر عام علیہ
ہر گاہ جنت ہی گانے والے ہوں وہ سب چہ بچے حاضر ہو
جاؤں۔

فتنہ عیار۔ ابے آنکھ کے اندر سے دیکر نہیں جلتا ہے ہر رنگ دون
مناوی نواز۔ تو خود نہیں دیکھ کے جلتا ہے میری خطا ہے مگر تو ہی کون
جو ایسا ڈالتا ہے۔

فتنہ عیار۔ ابے مجھ میں جانتا میں ہی ایک گویا ہوں سامری کی دعا ہے
اب اچھا گاتا ہوں کہ دم میں سب کو مست بناتا ہوں بہتر کو بھی
پگھلاتا ہوں۔

مناوی نواز۔ اچھا بچا کل دربار میں کو گے تو ہم دیکھ بیگے آج تو ڈانٹ لیا
فتنہ عیار۔ ارے باپ سے میری سب محنت راگن جا بگی اتنے دن
کی ریاضت کام نہ آدگی ابکے بابا صاحب مجھے صاف کر
اور اپنا دل صاف کر۔

مناوی نواز۔ پہلے نہ سمجھے تھے بچا جواب معافی مانگنا پڑا۔

فتنہ عیار۔ ارے بھائی میں ابھی دہن میں ایک تیشہ کی چیز سوچا چلا جا
رہا تھا نگاہ نہ پڑی ناگ ٹری صاف کر دو میں سامری کے
خاص خدو دن میں ہون میرا شراب نہ لو مجھے دیکھ نہ دو
ورنہ میں جا کر زیادہ کر دوں گا اور سامری کے سامنے تم سزا
پاؤ گے پھر مجھے پہنچاؤ گے اسے سامری اسے جیشد و کیشد
جسے جسے گانا سنا لیا ہے اسے یہ دربار میں داخل
ہونے سے روکتا ہے وہ دیکھتا ہی سامری آتے ہیں۔

رفتہ عیار کا گیم اور سے نا)
 منادی نواز۔ اس کے یکساں ہوا خداوند سامری ایسے گوتے کو سکھایا ہے بڑا فقیر
 ہوا اگر وہ کمان گیا کہ جسے بڑا وقت بہت بہت۔

فتنہ عیار۔ اوجے زبان تو ہمارے فتنے بند دن کوستان ہے یہ اچھا نکلیا اب
 ہم ادسکو ساتھ جین میں لائیکے اور شاہ شاہ سامری سے تھکا
 تیرے اعمال کی سزا دلوانی ہے۔

منادی نواز۔ حسین حضور عات کیجئے میرا قصور اس گوتے کو جسے ہر دیکھ
 میں خود اپنے ساتھ سے طاوگ اور خدایہ انجام مانئے گا اس کو میں
 دلاؤ گا خدائے امین کچھ نہ کہو گا کچھ بھی رہو مگادو طاوور نہ برباد
 ہو جاؤں گا۔

فتنہ عیار۔ یہ تو میں جانب کا مطلب تھا۔ تو نے پہلے کین نہ سوچا۔
 منادی نواز۔ نہیں حضور اب نہ ہو گا ایسا قصور
 فتنہ عیار۔ اچھا تم تیرے اوپر رحم کر کے اپنے بندہ خاص الخاص کو ابھی پر
 اذکارے دیتے ہیں اگر ضرور اس کے ساتھ دربار میں سے جا کر
 جیسی خاطر کرنا اور انجام سے حسین بہرنا۔

(فتنہ عیار کا ظاہر ہو جانا)

منادی نواز۔ سب اچھا ہے سامری کی جے جہنہ
 فتنہ عیار۔ حسین بہائی دیکھی ہماری عزت اور وقت
 منادی نواز۔ ان حضور دیکھی آپ کی عزت اب چلے میرے گھر سے آپ کی
 دعوت نکالے اور میرے حق میں دعا فرمائے۔

فتنہ عیار۔ گر بہائی میں خشک دعوت کمانے کا طاو میں ہوں کچھ نہ فتنہ سامری
 کی نذر کے لئے درکار ہو گا۔ تب تو بیشک بندہ ہمارے حق
 میں دعا دینے کو تیار ہو گا پھر تیار ابھی بیڑا پار ہو گا۔

مٹا دی تو از۔ حضور جو کہیں گے میں اس سے باہر نہیں ہو گا۔
فتمہ عیار۔ بس تو لو بار بار آتے اور سے چلو اپنے ساتھ اگر خدا نے چاہا تو بیٹرا بار
سے دولت دار ہے۔

(دونوں کا جلا جانا)

دوسرا ایکٹ۔ چودھوان سین

دریا طوفان فلک۔ پروہ خیمہ السلام

(در بار میں راہ گون کاشا کی تعریف گانا
فتمہ عیار کا گو یا بکر آنا دونوں بازو کے
کروں میں کشتی خود شید نگہ کا قید میں
دکھائی دینا)

نفسہ۔ دھر پدہ میں لست کی گت پر تال متفرق

طرز۔ «راج تیرا راج تیرا»

راہ گون

ہندو سے ہندو سے گے گائیں جیتی تیری شالہ۔ سر داسی کی تیری ہو ہے غنت
چار دن اور ہے بندے

ہرے ہمیشہ خست شاہ سلامت اور جان باش ہو تیری شہرت ملکوں ملکوں
زینبر بر سر تو نایح شاہی سرداری تیرے ہووے خست چارون اور بندے۔

منشققہ

طوفان فلک نہ اسے گویا کوئی عہدہ چیز گادہم کو خوش کرد اور
انعام پاؤ۔

نہیکہ ہمد۔ ٹھہری۔ وہن زلہ ہنجوئی سال پنجابی سیکہ
طرز۔ موری نازک بیان نرم کلیان۔

مٹھری خان

موری مانع سین لاکھ بیان جتیاں دہر کی جاہن رے = موری
بنتی کرت ہوں ہر دم مٹھری۔ آماندن کماہن رے = موری
آہن ہر موری دایہن باہن۔ انگلیان ہر کی جاہن رے = موری
نظیر بیاہگی یادین موری تن من چین نہ پائین رے = موری

منشققہ

طوفان فلک۔ واہ دا خان مصائب خوب گائے گراے گراے
تو نے کچھ گناہیں نہ پایا تیرے دل میں کیا سنا یا اجاں
شراب ناؤ اور کچھ پاؤ۔
(مصائب کا شراب پانا)

فتنہ عیار - میں حضور موقد کی چیز گانا ہوں اور شراب بھی نئی ترکیب سے بلاتا ہوں ہکو پہلے تو گانا بالکل ہی نیا سنیں معلوم تھا اگر ایک روز مجھ سے خواب میں سامی کے درشن ہوئے اور میں نے فرمایا جا بیٹھا تو اچھا لگنے لگے گائب سے شہ گوئے کی دم بن گیا ہے۔
طوفانِ فلک - ہاں یہ تو سچ ہے مگر تو کوئی عیار تو نہیں ہے۔

فتنہ عیار - اور میں تو میں کون ہوں حضور نے خوب پہچانا اچھا جانا میں عیار ہوں طرار ہوں مکار ہوں میں ہی کو فتنہ عیار ہوں نامدار ہوں اجتر حضور نے پہچانا اچھی طرح سے جان لیا۔

کو تو ال - ہاں تب تو حضور یہ بھیک بکھڑے فرخ لقا کو کوئی دوستدار ہے بس عیسیٰ سے اس کو بھی جادو سے گرفتار کیجئے اور کل برسر دار کیجئے ہو گا باشندہ ملک لیسوہ جشن دارد استو ایک عیار خود ہاتھ آگیا ہے آپ کو ان کے کیا کیجئے گا۔

فتنہ عیار - ہاں حضور تو کیا حکم ہے گاؤں یا پہلے جل خانہ تشریف لے جاؤں طوفانِ فلک - یہ کو یا بڑا ہوشیار ہے اسکا نجات بیدار ہے اچھا تو ہی گنا

سنا اور سازشی تو ہی ملا۔
فتنہ عیار - حضور میں جبار کی شکل بن کر گانا ہوں اور دیکھتے کیا رنگ لانا ہوں

نہ ہر کھٹا - دہن ہیروین - مال نکٹا

طرز - ۴ ہر کے بلاو سے شراب یار سا قیا۔

فتنہ عیار

ہر ہر مرامی - جسے سنا تو بلاوین آج - ہر ہر
جتنے میخوار ہوں پیکر شراب ہوں گو یا فی النہم ہیں تو ہر مہم کا باندہن آج - ہر ہر

ساتی میں کچھ ایسا نہیں بدست میں سب کو کر دین
حال ہو سب کا زبون تو شاہ سے انعام لوں

(خود بخود) ہوش کی چڑیا میں سب میں ملاؤں آج - بہرہ
کچھ غم نہیں جو پاس میرے جام چمن
جام سفال ہی میرا کچھ اوس سے کم نہیں
زیبا نعل میں چاہئے شیشہ شراب کا
گناہی یاد ہے بجا تا ہی یاد ہے
برہیز کس لئے کہیں کچھ شیخ ہم نہیں
گائے بجا کے میں سب کو رجاؤں آج بہرہ

مشقہ

طوقان فلک - اچھا اس کوئے کو ایک ہزار اشرفی انعام ہو مگر اے گشت
تو کچھ اور ہی گاہم تنگ از حد انعام دینیے۔

فتنہ عیار - جب حضور کو ہوش رہے گا تو ہم انعام لیتے۔
طوقان فلک - بان بان تیرے بلائے میں مڑا ہے جتنے ہیں سب کو برابر
کاٹش ہے۔

فتنہ عیار - اچھا حضور انعام مجھے تو اور خوش کر دین گا سب کو ابھی ایک چلو میں
آؤ تا آہوں۔

طوقان فلک - ارے کوئی ہے اسکو تو اشرفیان انعام دیدو۔
(خزاجی کا فتنہ عیار کو اشرفیان دنیا)

سب سے گت - دہن کافی زلہ - تال پنجابی شیک

طہر - سردار دربار کا

فتنہ عیار

ساتی شراب لانا آج ہے صاحب میرا ہر دیا اور باہر ہے خود سارا = ساتی

چکے اختر اسلام کا برتر پایا اسلام کا رشک اعلیٰ سے بالا سولائیر اکیس نزالہ ساقی
(سب کا نشین ہوتا)

نشین

اچا اسب میں ہوش ہوئے گویا کفن پوش ہوئے گراس بادشاہ
طلسم کا ارا جانا کچھ آسان نہیں ہے اگر کوئی پوشیدہ طلسمی بات ہو
تو بڑا غضب ہو جائے گا لہذا لوح چرا کے شہزادہ کے پاس جاتا ہوتا
اور حکیم کے قتلے عیار کا فرار ہوتا سب کا ہوش میں آنا شاہ

(کا کنا)

طوفان فلک یہ کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا۔ گویا تو ان سے ہوا ہو گیا
وہ لوح طلسمی اٹا لے گیا۔ نشین ہر اک متلا ہو گیا
تباہا تھا اس نے سب صاف صاف۔ مگر میں تو سمجھا کچھ اُسکے خلاف
نہ پہوڑ و گلزندہ اُسے بالیقین سے قابل سزا کے وہ ہے اور نہیں
تلاش اوسکی جا کے کر دم عزور۔ کدھر کو گیا دیکھیں وہ پر قصور
(سب کا جانا لکے تلی خورشید نگار جوان بخت کا
قید میں سے کنا)

نمبر چاریت۔ دہن پہاڑی زلہ سال پستو

طرز۔ کاغذ پر لے سے م۔

خوشید نگار

اسے بت تیری جاہت میں اہل کو آجیے اہل کو آجیے سب دوسن گواہے بیٹے
کچھ تو لکے کا فر کر تو مشرعو حیا دل میں لازم ہے ہر انسان کو یہی خوف خدا دل میں

ست کر کہ تو ذرا سی اب یہ چور و خجاول میں
 دل لیکے بنا ہے وہ دل آرام نہیں دیکھا
 ا جہا کہی اس عشق کا انجام نہیں دیکھا
 فریاد لے سر پر پڑا مجھوں سے ہی گھر چوڑا
 راجھا دھیر لائی یہ کیا کیا ستم توڑا۔ جان خرم کو ہندو مسلمان گناہ بیٹھے رہے۔ آہ ت
 کرنے سے قتل تری شمشیر نہ رہ جائے
 تیر کوئی ہی دم تکبیر نہ رہ جائے
 نام و نشان سب اس میں ہر انسان گناہ بیٹھے۔
 عشق پادشاہ کوئی خوش نہیں دیکھا
 جاننا دھیری جان پر رمان گناہ بیٹھے۔
 شرم کے سلطنت کے خود آب ہی منہ موڑا
 کبھی نہ خنجر کوئی دیکھ نہ رہ جائے
 دل پہلا کیا تھے نظربا جان گناہ بیٹھے۔

منبر غزل - دہن زلہ خجولی سال قوالی

طرز - ۱۱ الی کس غضب کیا ہے رہی استخوان قاتل - ۱۱

جوان سخت

زے مجھ سخت جان کا بہ خالق استخوان قاتل
 چلے خنجر تیرے منہ سے مرادم پاک ہو قصہ
 جگر کی دل کی سرکھان کی پہلو کی آنکھوں کی
 با سے جان میری جائے اس کا ہم نہیں ہرگز
 جو کچھ پڑنا ہے خجولہ دم تکبیر مڑے تو
 ذبح اس طرح سے کرنا زمین پر اٹھے مقل کی
 نظیر خستہ دل کس سے کرے فریاد خنجر خالق
 دگر نہ خون نامی کی پہنوں گی ندیان قاتل
 بہت گہرا رہی ہے تن میں جان تو قاتل
 تیرے اک در آنکھیں شکل آسان بیکان قاتل
 مرا سر کاٹے لیکھنی ہو جا شادمان قاتل
 کوئی دم کا ہے زیر تیغ بسمل نیجان قاتل
 نظر اے فلک پر ہی تو رنگ خون بیکان قاتل
 زمین دشمن فلک بدزن اور ہے نامبرین قاتل

منبر - پدر مہی - دہن ہلاول سال قوالی

طرز - ۱۱ دگر کہہ اسے پیاری - ۱۱

ملکہ تیلی - مہر کردن میں ہے کہانک جان غلایا جاتی ہے

فرخ تھا۔ بارونہ ہمت پیاری گہری خوشی آتی ہے۔ صبر کروں
 بلکہ سبلی۔ غم کی ماری سحر کے مارے جان تن میں گہرائی ہے
 فرخ تھا۔ اگلے گاسارا در دو عالم سب کیوں جن کھپاتی ہے۔ صبر کروں
 فتنہ عیار۔ گیا گیا اب غم ہے امن امن خالق کا کرم ہوا سایہ فتن مٹا مٹا سم ہوا
 گن گن۔ ہوا اور الم خوشی اسے ہم تن ملے فتح و ظفر نہ کیو بہر کے نظر ہوا خوشی کا اثر
 چلو خوشی گریب
 (سب کا فتنہ عیار کو پہچان کر کے خوش ہونا)
 جوان نجات۔ دیکھ اسے پیاری خالق کی بد دیون آتی ہے۔

منشہ

فتنہ عیار۔ لا اللہ انی کنت من الظالمین۔ اور ج کو جیل سے لگانا
 جبارون کرون کا ٹوٹا
 فرخ تھا۔ پیارے فتنہ عیار بڑے مریقہ پر آیا خدا کا شکر ہے۔
 جوان نجات۔ بیشک خدا کا شکر کرنا لازم ہے اور ان لوگوں نے بھی بڑے بڑے
 صدر جیل میں آجائے ہیں جیسا کہ میں یہ قدم نہ کیجئے پاسے ہیں ایسا
 بناؤ تیر کیا کیا گزری اور کیا رہے طے ہوئے اور ساتھ ساتھ آپ کیسے ہوئے
 فرخ تھا۔ شہزادہ صاحب بسوخت مریقہ نہیں سب سے چلو راستہ میں یا اگر جیکر سب جیل کو لگا
 چلو جیل۔
 (سب کا خوشی خوشی چلے جانا)

تیسرا ایکٹ - پھلا سین

محل عیادو - پیکر و شہزادہ

طوفانِ فلک سے دربان کا عرض کرنا

منشہ مقفہ

جاسوس۔ حضورِ ظلم کشا نے جیل توڑ ڈالا اور سب کے سب دوسری راہ سے جا رہے ہیں
طوفانِ فلک۔ اچھا کیا مذاق ہے ابھی جاتا ہوں اور ان سب کو ٹھیک بناتا ہوں
(مالی بچا نام لکھا گاگ لکھا جانا)

منشیہ۔ انگریزی وزن میں سندھڑا ہلالِ قوالی

طرز۔ چار چل سے ماروں بل سے ماروں۔

طوفانِ فلک

جلدی جادو سحر آرمون میں جو چڑھ کر دن کو ششِ اب خونِ فانی میں
بید خدائی کر دن اُنکی سیاری نا بھگتے جا کر دن کا دین فانی میں
مڑہ جھگتے ابھی ہے ایمانی کا دیکھیں لطف وہ جادو بیانی کا
لو لگا عرصہ میں اس نترانی کا ہوں میں دشمنِ ظلم کے بانی کا
بر پا کر دن میں جھگ و اندوگھاؤنگا ہو شکاری کا دیکھوں جو صلہ فرخ رز یلے کے
کا لوں ناک و کان فتنہ کیلے کے نہیں مائیلی یہ تیغ گہنی جی لیکے = جلوی جادو
(جادو کے زور سے نعل کا خنجر ہو جانا بکا انا)

منشہ مقفہ

فرخ تھا۔ ادبِ شادنا کا کس کو جلانا جاتا ہے یہ گنبدِ رسی لکھو دیکھا جاتا ہے کہ سلمان

ہونا ہے۔ تو یہ جادو نہ جان سے جانتا کا
طوفانِ فلک۔ خیر جادو فرخ سی لکھو لکھو میں۔ زور لگائی اگر دعوای شہا
تو آتوار میں دیکھی جائیگی۔

فرخ تھا۔ خدا دگار سے تو بڑا بار سے چکوا کیا انکار سے۔ (دو زون کا اردو ناطو فان فلک کا
 اراجانا آنندی وہانی کا آنا غیبی آواز کا آنا)

طوفان فلک کیشتی میرا نام من طوفان فلک جیلا سحر سامری جیشدی بود

نمبر ۶۴۔ شعر معہ وادرا۔ دین کو سیل تال کروا

طرز۔ "انندی میں کنگل ہوں۔"

فرخ تھا۔ فتح ہوئی حاصل سبھی غم سے کہ آزاد

ملکہ تھی۔ فضل ہو اللہ کا دشمن ہوا بر باد

جوان جیت۔ اب چلے جلیں وطن کو تائب ہو دے شاد

خویش نگار۔ اب اسلام سے ہو گیا ملک یہ سب آباد

فختہ معیار۔ میں نے وہ عیاری کی سب تل لائے رہ گئے جتنے جاو گرتے سارے ملک

سب۔ ہوا یہ فضل خانی کہ سب ہو میں شاد شاد۔ ہتی قسمت اپنی عمدہ شاد بنا چندا

خورسندی خورشیدی زیریا ہوئے سب آزاد۔ میں نے وہ۔ (سب کا چلا جانا)

(فرخ و فختہ و جوان)

تیسرا ایکٹ۔ دوسرا سین

راستہ۔ پیر و پیر (۲)

نمبر ۶۵۔ کروا۔ دین زلہ بروا۔ تال نکٹا

طرز۔ "خوب اثری مروانی جان ہی تالی لانی۔"

سب سب ہی علیہ شاد جی سلطان کے قدموں میں اسدم۔ چلو۔ ہو کے مسلمان اور صاحب

ایمان۔ پانچویں اپنی مراد جی سلطان۔ دلی مراد میں بعد کے۔ پانی میں ہو کر کے شاد جی سلطان

فختہ معیار۔ فضل خدا سے چندی دن میں۔ ہو دے کسی کے اولاد جی۔ سلطان

صمیمیت۔ حق کو اگر منظر۔ یہ نظیر تو یہ ہو دلی گرد آباد جی۔ سلطان (سب کا چلا جانا)

(دربار میں شاہ کاظم)

کرنا دربار میں کامیاب

کڑے رہنا۔

تیسرا ایکٹ - تیسرا سین

دربار سلطان سخت - پردہ کا منظر

نمیشہ - غزل - دہن زلہ پلو - قوالی

طرز - "میرا ہزار گلیاں بارو گلیاں اندری۔"

سلطان سخت

صائب پر صحبت رات دن بسر کرتے ہیں
میرے حیرت پر حیرت حسرتوں کی اور ہوتی ہے
میرے ارباب پر ارباب ہی ارمان کرتے ہیں
بسر کے غم میں ہم ناکام لاکھوں کام کرتے ہیں
نہ دنیا نظر جب ہے ہنسی ہے جان آف میں
تجسس کر اسے زیا لفتن جانی میں ابہر میں
(فتنہ عیار کا ناچے کو دتے ہوئے آنا)

نمیشہ - ٹھمری - دہن دیں - تال کروا

طرز - "جا ہے میان مارڈو لوطی کو رنگی۔"

فتنہ عیار

آئے ہیں شہزادے پیارے غزوہ سنو تم
فتح کیا ظلم رنج مناسب - خوشیاں منا دوسری خوشیاں کرو تم - آئے ہیں
مارا طوفان جاودہ ہونہ مضطر - شادی رچا درنگ رلیان کرو تم - آئے ہیں
ہو کے خوشی نظیر اس دنیا میں - غم نہ کرو تم شاد ہو جاؤ تم - آئے ہیں
(جوان سخت کا مسہ لکھتے ہیں دوزخ شہزادہ غم کا آنا)

شہزادے

سلطان سخت ۔ اسے ہر راحت جان خدا کا شکر ہے جو حکم لایا تیری مان کو اور جو کو تائب بنی
جوان سخت ۔ بد پر زنگار آگ کی دوری کا تو تم تنہا ہی مگر اور میرا مل کے چنے کا اور جو بد پر حق ترانہ
فرخ تھا ۔ اسے شاہ نامدار مارا گیا وہ نا کلا جو مذہب کے تعصب کی وجہ سے اڑا گیا تھا
شہزادہ کو بد شمار یہ شہزادی خورشید نگار دل سے تیار تھی اور یہ دوسری چرخ شہزادی
سے شہزادے کی ہوا دے ہے اور شہزادہ بنیطیر کی سالی ہے بڑی ہے ملک پتی
بہترین عرف کتہ بن نے خدا کی طرف اتنا دل فرمایا کہ اور ح ظلم دیا ۔
فتہ معیار ۔ جناب ان سب کو جلدی سے مسلمان کر لو کیونکہ مثل مشہور ہے چپ سلفی
بٹ پیاہ مگر ہمارا بی حق عفو ہے کیونکہ ہم ہی بنیطیر ہائے چین ہے از حد کھینچا تھا
سلطان سخت ۔ اچانک نبی گرسنی آدمی ہے کے دو گاون بچوں کو بال اور درہ خوش حال

نمیب کے سر۔ انگریزی فرانسز نون۔ کون لہ ستر تال و اورا
 طرز۔ چوتھ تو شیریں در افلاک ہے۔

سبب۔ خوشی ہو سے ہر وقت صبح و صبا کیون کر ن شکر حق کا ادا۔ صبح و صبا
 تہ دل سے یہ خوش ہو کے ہر دم خدا۔ او کرتے ہیں آپکا بے بیا۔ صبح و صبا
 خدا کے ہیں یہ نام سن اسے وزیر۔ قسیم و فیض واحد و احد امیر
 مینرو شیر اشرف بے نظیر۔ اسے فیروز تو بھی ہو اک دلہنیز سر۔ صبح و صبا
 (سب کا اللہ لا، نرا پستین کا گایا جانا)

استاد

میرزا کاظمی صاحب نے ہندو کے لئے اس مطبع الہی اگر کو بہتر اور یا بہتر ہے لہذا کوئی صاحب مقصد جہاں سے یا جہاں سے اسے کاغذ فراویں یہ عرض یعنی نقصان نہ اٹھائیں۔
المشتر - محمد مجیب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الہی علی گڑھ کو اگر

شہزادہ فروخت کتب نامک

کتب نامک مفصلہ ذیل پر آجکل شہر کل کمپنیوں میں پہلے جاتے ہیں ہمارے کارخانہ میں سو دہائی میں جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو بار سال تحت مقدمہ یا خرید و بیرونی آیل طلب فرمائیں و نام میں لکھے۔

کتب نامک	کتب نامک	کتب نامک	کتب نامک	کتب نامک	کتب نامک
۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸

شہزادہ فروخت کتب نامک

حضرت خواجہ نواجگان خواجہ نواز خواجہ معین الدین حسینی چشتی اجمیری قدس سرہ کاکی سوانح عمری نفعہ نقشہ حیات عکسی

[illegible]

المشہر محمد ابراہیم خاں و بشیر الدین خاں اکان شمس پریس محلہ کسبہ ٹولہ آگرہ